Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 21

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

12 جمادی الثانی 1434 ہجری قمری 23 ہجرت 1392 ہش 23 مئی 2013ء

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بہترین نیکی:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة والادب باب صلة اصدقاء الاب والام ونحوھا)

ایمان لانے والوں اور تقویٰ پر عمل پیرا ہونے والوں کیلئے دنیا اور آخرت کی زندگی میں خوشخبری ہے

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ○ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ○ لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ○ (سورۃ یونس آیت 63-65)

ترجمہ: سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ پر عمل پیرا تھے۔ اُن کیلئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ

عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ: لَمۡ یَبۡقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الۡمُبَشِّرَاتُ، قَالُوۡا: وَمَا الۡمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤۡیَا الصَّالِحَۃُ۔

(بخاری کتاب التعبیر باب المبشرات جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۵، ترمذی کتاب الرؤیا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ نبوّت کا صرف مبشّرات والا حصّہ باقی رہ گیا ہے لوگوں نے پوچھا۔ مبشّرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اچھا اور سچّا خواب (بھی مبشّرات کا حصّہ ہے)

عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اقۡتَرَبَ الزَّمَانُ لَمۡ تَکَدۡ رُؤۡیَا الۡمُؤۡمِنِ تَکۡذِبُ وَرُؤۡیَا الۡمُؤۡمِنِ جُزۡءٌ مِّنۡ سِتَّۃٍ وَّاَرۡبَعِیۡنَ جُزۡءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ۔ (مسلم کتاب الرؤیا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانہ ختم ہونے کے قریب ہوگا یا فاصلوں کے سمٹ آنے کی وجہ سے قُرب کا تصوّر بدل جائے گا۔ تو مومن کا خواب بہت کم غلط ثابت ہوگا۔ یعنی مومن کو سچی خوابیں آئیں گی۔ مومن کا خواب نبوّت کا چھیالیسواں حصّہ ہے۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’چونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سفر کرنا ایک نہایت دقیق در دقیق راہ ہے اور اس کے ساتھ طرح طرح کے مصائب اور دُکھ لگے ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ انسان اس نادیدہ راہ میں بھول جاوے یا ناامیدی طاری ہو اور آگے قدم بڑھانا چھوڑ دے اس لیے خدا تعالیٰ کی رحمت نے چاہا کہ اپنی طرف سے اس سفر میں ساتھ ساتھ اس کو تسلی دیتی رہے اور اس کی دل دہی کرتی رہے اور اس کی کمر ہمت کو باندھتی رہے۔ اور اس کے شوق کو زیادہ کرے سو اس کی سنت اس راہ کے مسافروں کے ساتھ اس طرح واقع ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے کلام اور الہام سے اُن کو تسلی دیتا اور ان پر ظاہر کرتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تب وہ قوت پا کر بڑے زور سے اس سفر کو طے کرتے ہیں چنانچہ اس بارے میں وہ فرماتا ہے۔ لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ‘‘ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۸۷۔۱۸۸)

اسی طرح فرمایا:

’’اگر بعض جاہل اور نادان جو نام کے مسلمان ہیں یہ عقیدہ رکھیں کہ اسلام میں بھی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا سلسلہ بند ہے تو یہ ان کی اپنی جہالت ہے کیونکہ قرآن شریف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے سلسلہ کو بند نہیں کرتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔۔۔ لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا یعنی مومنوں کے لیے مبشر الہام باقی رہ گئے ہیں گو شریعت ختم ہوگئی ہے کیونکہ عمر دنیا ختم ہونے کو ہے۔ پس خدا کا کلام بشارتوں کے رنگ میں قیامت تک باقی ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰ حاشیہ طبع اوّل)

فرمایا: ’’مسلمانوں کو سچی خوابیں کثرت سے آتی ہیں جیسا ان کی نسبت خدا تعالیٰ نے آپ وعدہ دے رکھا ہے اور فرمایا ہے لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا لیکن کفار اور منکرین اسلام کو اس کثرت سے سچی خوابیں ہرگز نصیب نہیں ہوتیں بلکہ ان کا ہزارم حصہ بھی نصیب نہیں ہوتا چنانچہ اس کا ثبوت ہماری ان ہزارہا سچی خوابوں کے ثبوت سے ہوسکتا ہے جن کو ہم نے قبل از وقوع صدہا مسلمانوں اور ہندوؤں کو بتلا دیا ہے اور جن کے مقابلہ سے غیر قوموں کا عاجز ہونا ہم ابتدا سے دعویٰ کر رہے ہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۵۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ طبع اوّل)

یہ مومنوں کا خاصہ ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے ان کی خوابیں سچی نکلتی ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۳ طبع اوّل)

121 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اداریہ

شری رام چندر جی مہاراج ہندوستان کے ایک عظیم مذہبی رہنما

(قسط: سوم)

قارئین کرام! گزشتہ اقساط میں ہم شری رام چندر جی مہاراج کی عظمت اور رامائن کی تاریخی حقیقت ومقام اور شری رام چندر جی مہاراج---انسان یا خدا....؟ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھ چکے ہیں کہ رامائن میں مہارشی بالمیکی جی نے شری رام چندر جی مہاراج کو ایک اعلیٰ اوصاف سے متصف انسان کے طور پر پیش کیا ہے اور شری رام چندر جی مہاراج کے تمام دوست احباب، رشتہ دار، بھائی، والدین آپ کو بطور انسان ہی مخاطب کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ خود شری رام چندر جی مہاراج بھی اپنے آپ کو انسان ہی بتاتے تھے۔اس سلسلہ میں شری رام چندر جی مہاراج کا اپنا قول سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔اس لیے سب سے پہلے میں اُسے بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

شری رام چندر جی مہاراج کے اپنے متعلق اقوال:

جس وقت بدقسمتی سے راون ''پنچ وٹی'' سے سیتا جی کو جبراً اغوا کر کے لے گیا اور شری رام چندر جی مہاراج آپ کو تلاش کرنے پر بھی ڈھونڈ نہیں پائے تو بالمیکی رامائن کے مطابق اپنے چھوٹے بھائی لکشمن کو اپنے منہ سے کہتے ہیں۔

स लक्ष्मणं शोकवशाभिपन्नं शोके निमग्नो विपुले तु राम:।
उवाच वाक्यं व्यसनानुरूपमुष्णं विनि:श्वस्य रुदन् सशोकम्।।2।।
न मद्विधो दुष्कृतकर्मकारी मन्ये द्वितीयोऽस्ति वसुंधरायाम्।
शोकानुशोको हि परम्पराया मामेति भिन्दन् हृदयंमनश्च।।3।।
पूर्वं मया नूनमभीप्सितानि पापानि कर्माण्यसकृत्कृतानि।
तत्रायमद्यापतितो विपाको दु:खेन दु:खं यदहं विशामि।।4।।
राज्यप्रणाश: स्वजनैर्वियोग: पितुर्विनाशो जननीवियोग:।
सर्वाणि मे लक्ष्मण शोकवेगमापूरयन्ति प्रविचिन्तितानि।।5।।

(بالمیکی رامائن آرنیک کانڈ سرگ ۶۳ شلوک ۲ تا ۵)

ترجمہ: شری رام چندر جی مہاراج دُکھ وغم میں ڈوبے ہوئے تھے اور درد سے گرم سانسیں لیتے ہوئے لکشمن کو کہا کہ میرے جیسا بُرے اعمال کرنے والا آدمی اس زمین میں دوسرا کوئی نہیں ہے کیونکہ ایک کے بعد ایک غم و حزن میرے دل کو چیرتا ہوا مجھ تک آرہا ہے۔ یقیناً ہی پہلے جنم میں میں نے گناہ کیے تھے جن کا یہ بدلہ مجھے مل رہا ہے۔حکومت کی تباہی، اپنے رشتہ داروں سے جدائی، والد محترم سے فراق، ماں سے جدا ہو جانا لکشمن یہ ساری باتیں جب مجھے یاد آتی ہیں تو میرے دکھ کے احساس کو بڑھا دیتی ہیں۔

صادق القول شری رام چندر جی مہاراج کے اس قول کو پڑھ کر ہم اس نتیجہ پر پہنچے بنا نہیں رہ سکتے کہ شری رام چندر جی مہاراج اپنے آپ کو خدا یقین نہ کرتے تھے بلکہ ایک انسان ہی سمجھتے تھے جس کو متعدد دکھ و تکالیف سے گزرنا پڑ رہا تھا۔

ایک جانب شری رام چندر جی مہاراج کا دُکھ درد تکالیف سے گزرنا اور اُسے گزشتہ اعمال کا نتیجہ خیال کرنا ہے۔تو دوسری جانب ہندو مذہب میں خدا تعالیٰ کی کیا علامات ہیں۔ آیئے دونوں کا جائزہ لیں۔خدا تعالیٰ کی علامت مہارشی ''پتنجلی'' نے اپنی کتاب یوگ درشن میں مندرجہ ذیل دی ہے۔

क्लेशकर्मविपाकाशयैरपरामृष्ट: पुरुषविशेष ईश्वर:।।

(یوگ درشن سمادھی سوکت نمبر ۲۴)

ترجمہ: یہ کہ خدا تعالیٰ تکالیف، بُرے اعمال اور اُن کے نتائج سے پاک ہے۔

قارئین! خدا تعالیٰ کی مندرجہ بالا علامت پر غور کریں اور پھر دوبارہ بالمیکی رامائن آرنیک کانڈ سرگ ۶۳ شلوک ۴ کو دیکھیں۔ جہاں بالمیکی جی کے مطابق شری رام چندر جی مہاراج دُکھ، تکالیف اور برے اعمال اور اُس کے نتیجہ میں ملنے والی تکالیف کا ذکر کر رہے ہیں۔ یہ دکھ درد اور تکالیف ویدوں میں پائی جانے والی خدائی علامت کے سراسر خلاف ہیں۔ وید تو خدا تعالیٰ کی علامت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

यो भूतं च भव्यं च सर्वं यश्चाधितिष्ठति।
स्व१र्यस्य च केवलं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नम:।।1।।

(اتھر وید جلد اوّل صفحہ ۳۵-۱۰ منڈل کانڈ ۸ سوکت اناشر برہم ورچسو شانتی کنج ہردوار طبع ۱۹۹۵)

یعنی جو ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں کے مالک ہیں، جن کا نور ظاہر ہے، ہم اُس سب سے بڑے برہم (خدا تعالیٰ ناقل) کو نمسکار (سر جھکانا) کرتے ہیں۔ بالمیکی کی رامائن یُدھ کانڈ سرگ ۱۱۵-۲-۵-۱۳- شلوک) میں رام چندر جی سیتا جی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

एषासि निर्जिता भद्रे शत्रुं जित्वा रणाजिरे।
पौरुषाद् यदनुष्ठेयं मयैतदुपपादितम्।।2।।
या त्वं विरहिता नीता चलचित्तेन रक्षसा।
दैवसम्पादितो दोषो मानुषेण मया जित:।।5।।
यत् कर्तव्यं मनुष्येण धर्षणां प्रतिमार्जता।
तत् कृतं रावणं हत्वा मयेदं मानकाङ्क्षिणा।।13।।

یعنی: راون کو جنگ میں مار کر میں نے اپنی انسانی بہادری اور شجاعت سے تجھے چھڑا لیا ہے۔انسان سے جو کچھ کیا جا سکتا تھا وہ میں نے کیا۔چنچل دل والے راکھشس نے تمہیں اغوا کر لیا تھا اس بدنامی کو میں نے انسانی تدابیر سے دھو دیا۔اپنی بے عزتی کا بدلہ چُکانے کیلئے انسان کا جو فرض ہے وہ سب میں نے اپنی عزت و تکریم کی حفاظت کیلئے راون کا قتل کر کے کیا۔

شری رام چندر جی مہاراج کے یہ واضح اقوال جن کا بالمیکی رامائن میں جا بجا ذکر ہے خود بخود ثابت کرتے ہیں کہ شری رام چندر جی مہاراج اپنے آپ کو انسان ہی سمجھتے تھے نہ کہ عالم الغیب قادر مطلق خدا۔

شری رام چندر جی مہاراج عالم الغیب نہ تھے:

خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ''عالم الغیب'' ہونا ہے یعنی ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانوں کا مکمل علم ہونا اور تمام حالات سے باخبر ہونا۔قرآن مجید نے متعدد جگہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو بیان فرمایا ہے۔مثلاً

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ (الجن ۲۷-۲۸)

شری رامچندر جی مہاراج عالم الغیب نہ تھے اس بات کا جا بجا مہارشی بالمیکی جی نے ذکر کیا ہے۔دو مواقع کا ذکر اختصار سے کیا جاتا ہے۔

اوّل: یہ واضح ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج کو سلطنت کا وارث بننے کی جگہ پر ۱۴ سال جنگلوں میں جانے اور دیش نکالا ہونے کا ذرہ برابر بھی علم نہ تھا۔ جب شری رام چندر جی کے بھائی بھرت جی آپ کے پاس ایودھیا واپس لوٹنے کی درخواست کرنے کیلئے آرہے تھے تو شری رام چندر جی نے لکشمن کو کہا:

त्वां मन्ये द्रष्टुमायात: पिता दशरथ: स्वयम्।।20।।
व्रीहितं लक्ष्मणं दृष्ट्वा राघव: प्रत्युवाच ह।
एष मन्ये महाबाहुरिहास्मान् द्रष्टुमागत:।।21।।

(شلوک ۲۲ ۴ صفحہ ۲۱-۲۲ شلوک)

یعنی ہمارے والد مہاراج دشرتھ ہمیں دیکھنے اور ایودھیا میں چلنے کیلئے آرہے ہیں ایسا میں سمجھتا ہوں۔

حقیقت میں یہ مغالطہ تھا۔ کیونکہ دشرتھ جی کا تو اس سے بہت پہلے انتقال ہو چکا تھا۔لیکن اس بات کو شری رام چندر جی مہاراج جان نہ سکے۔

دوم: شری رام چندر جی مہاراج کو راون کے ذریعہ سیتا جی کے چرائے جانے کا بھی علم نہ تھا۔اسے اُن کے خاص بھگت ہنومان جی نے اشوک واٹیکا (باغیچہ) میں سیتا جی کو ان الفاظ میں ظاہر فرمایا:۔

न त्वामिहस्थां जानीते राम: कमललोचन:।
तेन त्वां नानयत्याशु शचीमिव पुरंदर:।।33।।

(بالمیکی رامائن جلد ۲ سندر کانڈ سرگ ۳۶ شلوگ ۳۳)

یعنی: دیوی! کمل جیسی آنکھوں والے شری رام چندر جی کو یہ علم ہی نہیں تھا کہ آپ لنکا میں رہ رہی ہیں۔اسلئے جیسے ''اندر'' راکھشسوں کے یہاں سے ''شچی'' کو اُٹھا لے گئے۔اُسی طرح وہ آپ کو فوراً یہاں سے نہیں لے گئے۔

راون سے جنگ کے دوران جب لکشمن جی راون کے بیٹے ''اندرجیت'' کے ''شکتی استر'' یعنی طاقت کے ہتھیار سے بے ہوش ہو گئے، تو شری رام چندر جی آپ کو فوت شدہ سمجھ کر رونے لگے۔(یدھ کانڈ سرگ ۱۰۱ شلوک ۱۱۹)

इहैव मरणं श्रेयो न तु बन्धुविगर्हणम्।
किं मया दुष्कृतं कर्म कृतमन्यत्र जन्मनि।।19।।
येन मे धार्मिको भ्राता निहतश्चाग्रत: स्थित:।

ترجمہ: میں نے گزشتہ زندگی میں کون سا گناہ کیا تھا جس کی وجہ سے میرے سامنے کھڑا ہوا میرا بھائی مارا گیا۔حقیقت میں یہ مغالطہ تھا جس کو ویدراج سوسین نے دور کیا۔

(دیکھیں بالمیکی رامائن یدھ کانڈ سرگ ۱۰۱ شلوک ۲۵)

ان تمام حوالہ جات سے واضح ہے کہ شری رام چندر جی علم الغیب نہ رکھتے تھے بلکہ ایک انسان کی مانند اعمال بجا لاتے تھے۔انشاء اللہ اگلی قسط میں شری رام چندر جی مہاراج کے انسان ہونے اور آپ کے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے متعلق مزید گفتگو کی جائے گی۔(جاری)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

شادی کی سالگرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ مئی ۲۰۱۲ بروز اتوار جرمنی میں واقفات نو کی کلاس میں مدرڈے کے متعلق فرمایا

☆ **ایک واقفہ نَو نے پوچھا کہ حضور نے سالگرہ منانی منع کی ہے تو کیا شادی کی سالگرہ بھی منع ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف مَیں نے تو منع نہیں کی۔ کسی نے کبھی منائی نہیں اور اسلام میں اس کا رواج نہیں ہے۔ پہلے سب خلفاء منع کرتے رہے ہیں۔شادی کی سالگرہ کیا ہے۔شادی والے دن تھوڑا صدقہ نکال دیا کرو جو بھی سالگرہ ہو اور دو نفل پڑھ لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک سال گزار دیا ہے وہ اچھا گزار دیا ہے اور آئندہ بھی اچھا گزار دے۔ اگر اچھا نہیں گزرا تو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال اچھا گزار دے اور خاوند کو عقل دے۔

(ہفت روزہ اخبار بدر ۱۳ ستمبر ۲۰۱۲ صفحہ ۱۲)

خطبہ جمعہ

یوم مسیح موعودؑ کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں آپ کی صداقت کا ثبوت، اللہ تعالیٰ کی تائیدات، امام الزمان کی ضرورت، مسلمانوں کو آپ کو قبول کرنے اور مقام پہچاننے کا بیان۔

محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22 مارچ 2013ء بمطابق 22 امان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 12 اپریل 2013ء کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ایک شعری کلام میں فرماتے ہیں کہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت　　　میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

پھر آپ ایک کتاب میں، ایک اشتہار میں فرماتے ہیں کہ

’’بعض نادانوں کا یہ خیال کہ گویا مَیں نے افتراء کے طور پر الہام کا دعویٰ کیا ہے، غلط ہے۔ بلکہ درحقیقت یہ کام اُس قادر خدا کا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اس جہان کو بنایا ہے۔ جس زمانہ میں لوگوں کا ایمان خدا پر کم ہو جاتا ہے اُس وقت میرے جیسا ایک انسان پیدا کیا جاتا ہے اور خدا اُس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ سے اپنے عجائب کام دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ خدا ہے‘‘۔

(کتاب البریّہ، اشتہار واجب الاظہار۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 18)

آج گو 22/ مارچ ہے لیکن 23/ مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں یومِ مسیح موعود کے حوالہ سے منایا جاتا ہے۔ کل انشاء اللہ 23/ مارچ ہے۔ آج میں نے اس حوالے سے یہ مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں آپ کی صداقت کا ثبوت، اللہ تعالیٰ کی تائیدات، امام الزمان کی ضرورت، مسلمانوں کو آپ کو قبول کرنے اور مقام پہچاننے کی دعوت جو آپ نے دی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں وہ پیش کروں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’وہ حوادثِ ارضی اور سماوی جو مسیح موعود کے ظہور کی علامات ہیں، وہ سب میرے وقت میں ظہور پذیر ہو گئی ہیں۔ مدت ہوئی کہ خسوف کسوف رمضان کے مہینے میں ہو چکا ہے‘‘۔ چاند اور سورج گرہن کا جو نشان تھا وہ ظاہر چکا ہے’’اور ستارہ ذوالسنین بھی نکل چکا‘‘ دمدار ستارہ ’’اور زلزلے بھی آئے اور مَری بھی پڑی‘‘۔ یعنی ایسی بیماری جو طاعون وغیرہ۔ فرمایا ’’مَری بھی پڑی اور عیسائی مذہب بڑے زور شور سے دنیا میں پھیل گیا اور جیسا کہ آثار میں پہلے سے لکھا گیا تھا، بڑے تشدد سے میری تکفیر بھی ہوئی‘‘۔ یہ بھی پیشگوئی تھی۔ پہلے بزرگ لکھ گئے تھے کہ مسیح موعود آئے گا تو اُس کی تکفیر بھی ہو گی، اُسے کافر کہیں گے، جھوٹا کہیں گے۔ فرمایا کہ ’’غرض تمام علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور وہ علوم اور معارف ظاہر ہو چکے ہیں جو دلوں کو حق کی طرف ہدایت دیتے ہیں‘‘۔

(کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 298-299 حاشیہ)

پس یہ آپ نے اپنی صداقت کے بارے میں فرمایا کہ یہ ساری چیزیں ظاہر ہو رہی ہیں، پھر بھی تم لوگ ہوش نہیں کرتے۔

پھر اسی طرح ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں کہ

’’مَیں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ جو نیچر اور صحیفۂ قدرت کے پیرو بننا چاہتے ہوں اُن کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہایت عمدہ موقع دیا ہے کہ وہ میرے دعوے کو قبول کریں۔ کیونکہ وہ لوگ ان مشکلات میں گرفتار نہیں ہیں جن میں ہمارے دوسرے مخالف گرفتار ہیں۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے‘‘۔ جو لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اُن کو مسیح موعود کے دعویٰ پر غور کرنا چاہئے۔ فرمایا ’’اور پھر ساتھ اس کے انہیں یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کی نسبت جو پیشگوئی احادیث میں موجود ہے وہ ان متواترات میں سے ہے جن سے انکار کرنا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ پس اس صورت میں یہ بات ضروری طور پر انہیں قبول کرنی پڑتی ہے کہ آنے والا مسیح اِسی اُمّت میں سے ہوگا۔ البتہ یہ سوال کرنا اُن کا حق ہے کہ ہم کیونکر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا قبول کریں؟‘‘ یہ تو ٹھیک ہے کہ اس اُمت میں مسیح موعود ہوگا، لیکن یہ کس طرح صحیح ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے جو دعویٰ کیا ہے، وہ صحیح ہے؟ تو فرمایا ’’اور اس پر دلیل کیا ہے کہ وہ مسیح موعود تم ہی ہو؟‘‘ فرمایا ’’اس کا جواب یہ ہے کہ جس زمانہ اور جس ملک اور جس قصبہ میں مسیح موعود کا ظاہر ہونا قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور جن افعالِ خاصّہ کو مسیح کے وجود کی علّت غائی ٹھہرایا گیا ہے‘‘ یعنی یہ ضروری چیز ٹھہرایا گیا ہے ’’اور جن حوادث ارضی اور سماوی کو مسیح موعود کے ظاہر ہونے کی علامات بیان فرمایا گیا ہے اور جن علوم اور معارف کو مسیح موعود کا خاصّہ ٹھہرایا گیا ہے، وہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے زمانہ میں اور میرے ملک میں جمع کر دی ہیں اور پھر زیادہ تر اطمینان کے لئے آسمانی تائیدات میرے شامل حال کی ہیں‘‘۔ آپ نے یہ فارسی شعر آگے لکھا ہے کہ ؎

’’چوں مرا حکم از پئے قوم مسیحی دادہ اند　　　مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند
آسماں بارد نشان الوقت می گوید زمیں　　　ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند‘‘

کہ مجھے چونکہ مسیح کی قوم کے لئے حکم دیا گیا ہے، اس لئے میرا نام ابنِ مریم رکھا گیا ہے۔ آسمان نشان برسا رہا ہے، زمین بھی کہہ رہی ہے کہ یہی وقت ہے۔ یہ دو گواہ میری تصدیق کے لئے کھڑے ہیں۔

فرماتے ہیں: ’’اب تفصیل اس کی یہ ہے کہ اشارات نصّ قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیلِ موسیٰ ہیں اور آپ کا سلسلۂ خلافت حضرت موسیٰ کے سلسلۂ خلافت سے بالکل مشابہ ہے۔ اور جس طرح حضرت موسیٰ کو وعدہ دیا گیا تھا کہ آخری زمانہ میں یعنی جبکہ سلسلہ اسرائیلی نبوت کا انتہا تک پہنچ جائے گا اور بنی اسرائیل کئی فرقے ہو جائیں گے اور ایک، دوسرے کی تکذیب کرے گا یہاں تک کہ بعض بعض کو کافر کہیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ ایک خلیفہ حامی دینِ موسیٰ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کرے گا۔ اور وہ بنی اسرائیل کی مختلف بھیڑوں کو اپنے پاس اکٹھی کرے گا۔ اور بھیڑیئے اور بکری کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ اور سب قوموں کے لئے ایک حَکَم بن کر اندرونی اختلاف کو درمیان سے اٹھا دے گا‘‘۔ مطلب یہ کہ مظلوم قوموں کو اور ظالم قوموں کو اکٹھا کرے گا۔ ’’اور بغض اور کینوں کو دور کر دے گا۔ یہی وعدہ قرآن میں بھی دیا گیا تھا جس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ (الجمعة:4) اور حدیثوں میں اس کی بہت تفصیل ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ یہ اُمّت بھی اسی قدر فرقے ہو جائیں گے جس قدر کہ یہود کے فرقے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کی تکذیب اور تکفیر کرے گا‘‘۔ ایک دوسرے کو جھوٹا اور کافر کہیں گے ’’اور یہ سب لوگ عناد اور بغض باہمی میں ترقی کریں گے‘‘۔ یعنی ایک دوسرے سے بغض میں اور ایک دوسرے سے دشمنی میں بڑھتے چلے جائیں گے ’’اُس وقت تک کہ مسیح موعود حَکَم ہو کر دنیا میں آوے۔ اور جب وہ حَکَم ہو کر آئے گا تو بغض اور شحناء کو دور کر دے گا‘‘۔ یعنی بغض اور کینہ اور دشمنی جو ہے اُس کو دور کر دے گا ’’اور اس کے زمانہ میں بھیڑیا اور بکری ایک جگہ جمع ہو جائیں گے‘‘۔ یہ ظالم اور مظلوم جو ہیں، یا کمزور اور طاقتور جو ہیں وہ اکٹھے ہو کر ایک دین پر قائم ہوں گے اور صرف خدا تعالیٰ کی جو رضا ہے اُس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ’’چنانچہ یہ بات تمام تاریخ جاننے والوں کو معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے ہی وقت میں آئے تھے کہ جب اسرائیلی قوموں میں بڑا تفرقہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور ایک دوسرے کے مکفّر اور مکذّب ہو گئے تھے۔ اسی طرح یہ عاجز بھی ایسے وقت میں آیا ہے کہ جب اندرونی اختلافات انتہا تک پہنچ گئے اور ایک فرقہ دوسرے کو کافر بنانے لگا۔ اس تفرقہ کے وقت میں اُمّت محمدیہ کو ایک حَکَم کی ضرورت تھی۔ سو خدا نے مجھے حَکَم کر کے بھیجا ہے‘‘۔

آج بھی آپ دیکھ لیں کہ کفر کے فتوے ایک دوسرے پر لگاتے ہیں چاہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے، کافر بنانے کے لئے، گالیاں دینے کے لئے ایک ہو جائیں، اکٹھے ہو جائیں لیکن پھر بھی ایک دوسرے پر ان کے

فتوے جو ہیں وہ قائم ہیں۔

پھر فرمایا: ’’اور یہ ایک عجیب اتفاق ہوگیا ہے جس کی طرف نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا اشارہ پایا جاتا ہے کہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ سے تیرہ سو برس بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوئے اسی طرح یہ عاجز بھی چودھویں صدی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی لحاظ سے بڑے بڑے اہل کشف اسی بات کی طرف گئے کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی میں مبعوث ہوگا‘‘۔ فرمایا ’’اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام غلام احمد قادیانی رکھ کر اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا کیونکہ اس نام میں تیرہ سو کا عدد پورا کیا گیا ہے‘‘۔ غلام احمد قادیانی میں حروف ابجد کے لحاظ سے تیرہ سو کا عدد پورا ہوتا ہے ’’غرض قرآن اور احادیث سے اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ آنے والا مسیح چودھویں صدی میں ظہور کرے گا اور وہ تفرقہ مذاہب اسلام اور غلبہ باہمی عناد کے وقت میں آئے گا‘‘۔ (کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 254-258 حاشیہ)

پھر اپنی صداقت کا ایک اور ثبوت دیتے ہیں۔ فرمایا کہ:

’’فصوص الحکم میں شیخ ابن العربی اپنا ایک کشف یہ لکھتے ہیں کہ وہ خاتم الولایت ہے اور توَام پیدا ہوگا‘‘۔ (یعنی مسیح موعود)۔ ’’اور ایک لڑکی اُس کے ساتھ متولّد ہوگی۔ اور وہ چینی ہوگا۔ یعنی اُس کے باپ دادے چینی ممالک میں رہے ہوں گے۔ سو خدا تعالیٰ کے ارادے نے ان سب باتوں کو پورا کر دیا۔ مَیں لکھ چکا ہوں کہ میں توَام پیدا ہوا تھا‘‘ (جڑواں پیدا ہوا تھا) ’’اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی اور ہمارے بزرگ سمرقند میں جو چین سے تعلق رکھتا ہے رہتے تھے۔‘‘ (کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 313 حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’مَیں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ قرآنِ شریف کی رُو سے کوئی دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا اکمل اور اتم طور پر اُس صورت میں ثابت ہوسکتا ہے جبکہ تین پہلو سے اس کا ثبوت ظاہر ہو۔ اوّل یہ کہ نصوص صریحہ اُس کی صحت پر گواہی دیں، یعنی وہ دعویٰ کتاب اللہ کے مخالف نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ عقلی دلائل اُس کے مؤیّد اور مصدق ہوں۔ تیسرے یہ کہ آسمانی نشان اُس مُدّعی کی تصدیق کریں۔ سو ان تینوں وجوہ استدلال کے رُو سے میرا دعویٰ ثابت ہے۔ نصوصِ حدیثیہ جو طالبِ حق کو بصیرتِ کامل تک پہنچاتی ہیں‘‘۔ یعنی ان کا ثبوت جن سے اگر کوئی حق کا طالب ہے اور حق کا طالب ہونا شرط ہے، یہ نہیں کہ ڈھٹائی اور ضد ہو، تو وہ اُس کو کامل بصیرت تک پہنچاتی ہیں، اُس کو حق دکھاتی ہیں ’’اور میرے دعویٰ کی نسبت اطمینانِ کامل بخشتی ہیں، اُن میں سے مسیح موعود اور مسیح بنی اسرائیلی کا اختلافِ حلیہ ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری کے صفحہ 485 و 876 و 1055‘‘ (بخاری کی جس کتاب کا آپ نے حوالہ دیا اس میں یہ صفحات لکھے ہوئے ہیں لیکن بہر حال بخاری میں باب نزول عیسیٰ اور کتاب الانبیاء میں اس کا ذکر ہے۔ جس میں دونوں کے مسیح بنی اسرائیل اور مسیح محمدی کے، مسیح موعود کے حلیے درج ہیں جو علیحدہ علیحدہ ہیں۔ فرمایا: ان حدیثوں ’’وغیرہ میں جو مسیح موعود کے بارے میں حدیث ہے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو عالَمِ کشف میں خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اُس میں اُس کا حلیہ یہ لکھا ہے کہ وہ گندم گوں تھا اور اُس کے بال گھونگر والے نہیں تھے بلکہ صاف تھے۔ اور پھر اصل مسیح علیہ السلام جو اسرائیلی نبی تھا، اُس کا حلیہ یہ لکھا ہے کہ وہ سرخ رنگ تھا جس کے گھونگر والے بال تھے۔ اور صحیح بخاری میں جا بجا یہ التزام کیا گیا ہے کہ آنے والے مسیح موعود کے حلیہ میں گندم گوں اور سیدھے بال لکھ دیا ہے اور حضرت عیسیٰ کے حلیہ میں جا بجا سرخ رنگ اور گھونگر والے بال لکھتا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کو ایک علیحدہ انسان قرار دیا ہے اور اُس کی صفت میں اِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ بیان فرمایا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علیحدہ انسان قرار دیا ہے۔ اور بعض مناسبات کے لحاظ سے عیسیٰ بن مریم کا نام دونوں پر اطلاق کر دیا ہے‘‘۔

فرمایا ’’اَور ایک اَور بات غور کرنے کے لائق ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مسیح موعود کا ذکر کیا ہے، اُس جگہ صرف اسی پر کفایت نہیں کی کہ اُس کا حلیہ گندم گوں اور صاف بال لکھا ہے بلکہ اُس کے ساتھ دجّال کا بھی جا بجا ذکر کیا ہے۔ مگر جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیلی کا ذکر کیا ہے، وہاں دجّال کا ساتھ ذکر نہیں کیا۔ پس اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں عیسیٰ بن مریم دو تھے۔ ایک وہ جو گندم گوں اور صاف بالوں والا ظاہر ہونے والا تھا جس کے ساتھ دجّال ہے۔ اور دوسرا وہ جو سرخ رنگ اور گھونگریالے بالوں والا ہے اور بنی اسرائیلی ہے جس کے ساتھ دجّال نہیں۔ اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شامی تھے اور شامیوں کو آدم یعنی گندم گون ہرگز نہیں کہا جاتا۔ مگر ہندیوں کو آدم یعنی گندم گون کہا جاتا ہے۔ اس دلیل سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ گندم گون مسیح موعود جو آنے والا بیان کیا گیا ہے وہ ہرگز شامی نہیں ہے بلکہ ہندی ہے۔ اس جگہ یاد رہے کہ نصاریٰ کی تواریخ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ گندم گوں نہیں تھے بلکہ عام شامیوں کی طرح سرخ رنگ تھے۔ مگر آنے والے مسیح موعود کا حلیہ ہرگز شامیوں کا حلیہ نہیں ہے جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے‘‘۔

(کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 299 تا 302 حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس وقت کے مولوی اگر دیانت اور دین پر قائم ہو کر سوچیں تو اُنہیں ضرور اقرار کرنا پڑے گا کہ چودھویں صدی کے مجدد کا کام کسرِ صلیب ہے اور چونکہ یہ وہی کام ہے جو مسیح موعود سے مخصوص ہے اس لئے بالضرورت یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود چاہئے اور اگرچہ چودھویں صدی میں فسق و فجور بھی مثل شراب خوری و زنا کاری وغیرہ بہت پھیلے ہوئے ہیں‘‘۔ یعنی بہت سارے فسق و فجور پھیلے ہوئے ہیں، مثلاً شراب خوری، زنا کاری ’’مگر بغور نظر معلوم ہوگا کہ ان سب کا سبب ایسی تعلیمیں ہیں جن کا یہ مدّعا ہے کہ ایک انسان کے خون نے گناہوں کی باز پرس سے کفایت کر دی ہے‘‘۔ یہ جو اتنی برائیاں پھیلی ہوئی ہیں، ان کی وجہ یہ ہے کہ یہ نظریہ قائم ہوگیا ہے، یہ تعلیم ہے کہ حضرت عیسیٰ کے کفّارہ کی وجہ سے اُن سے اُن کے گناہوں کی باز پرس نہیں ہوگی، پوچھا نہیں جائے گا۔ فرمایا ’’اسی وجہ سے ایسے جرائم کے ارتکاب میں یورپ سب سے بڑھا ہوا ہے‘‘۔ اس میں سارے مغربی ممالک شامل ہیں اور دوسرے ممالک بھی جہاں چھوٹ ہے، اب تو ہر جگہ یہ پھیلتی چلی جارہی ہے۔ فرمایا ’’پھر ایسے لوگوں کی مجاورت کے اثر سے‘‘ یعنی اُن کی ہمسائیگی سے، اُن کے ساتھ بیٹھنے اُٹھنے سے ’’عموماً ہر ایک قوم میں بے قیدی اور آزادی بڑھ گئی ہے‘‘۔ اب صرف یہ یورپ کے ساتھ نہیں رہا، بلکہ جہاں بھی یہ پھیل رہے ہیں، جارہے ہیں، یا آجکل ٹیلی ویژن اور دوسرے ذرائع سے آزادی پہنچ رہی ہے، وہاں بھی ہر قسم کی قید سے آزاد ہو رہے ہیں اور بے حیائی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ فرمایا ’’اگرچہ لوگ بیماریوں سے ہلاک ہو جائیں اور اگرچہ وبا اُن کو کھا جائے مگر کسی کو خیال بھی نہیں آتا کہ یہ تمام عذاب شامتِ اعمال سے ہے۔‘‘ بہت سارے عذاب جو آرہے ہیں، طوفان ہے، زلزلے ہیں، یہ لوگوں کی شامتِ اعمال ہے، کوئی سوچتا نہیں۔ ’’اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی تو ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت ٹھنڈی ہوگئی ہے اور اُس ذوالجلال کی عظمت دلوں پر سے گھٹ گئی ہے‘‘۔

پس آجکل بھی جو آفات آتی ہیں یہ بھی ایک لمحہ فکریہ ہے اور ہمیں بھی دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے اور جو نہ ماننے والے ہیں اُن کو بھی سوچنا چاہئے۔

فرمایا: ’’غرض جیسا کہ کفّارہ کی بے قیدی نے یورپ کی قوموں کو شراب خواری اور ہر ایک فسق و فجور پر دلیر کیا۔ ایسا ہی اُن کا نظارہ دوسری قوموں پر اثر انداز ہوا۔ اس میں کیا شک ہے کہ فسق و فجور بھی ایک بیماری متعدی ہے۔ ایک شریف عورت کنجریوں کی دن رات صحبت میں رہ کر اگر صریح بدکاری تک نہیں پہنچے گی تو کسی قدر گندے حالات کے مشاہدہ سے دل اس کا ضرور خراب ہوگا‘‘۔ کیونکہ صحبت اثر ڈالتی ہے، حالات اثر ڈالتے ہیں، ماحول اثر ڈالتا ہے۔

پھر فرمایا: ’’خدا تعالیٰ کی غیرت اور رحمت نے چاہا کہ صلیبی عقیدے کے زہرناک اثر سے لوگوں کو بچاوے اور جس دجّالیت سے انسان کو خدا بنایا گیا ہے، اُس دجّالیت کے پردے کھول دیوے اور چونکہ چودھویں صدی کے شروع تک یہ بلا کمال تک پہنچ گئی تھی‘‘ یعنی یہ مصیبت اور بلا جو ہے یہ اپنی انتہا کو پہنچ گئی تھی ’’اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور عنایت نے چاہا کہ چودھویں صدی کا مجدد کسرِ صلیب کرنے والا ہو۔ کیونکہ مجدد بطور طبیب کے ہے اور طبیب کا کام یہی ہے کہ جس بیماری کا غلبہ ہو اُس بیماری کی قلع قمع کی طرف توجہ کرے۔ پس اگر یہ بات صحیح ہے کہ کسرِ صلیب مسیح موعود کا کام ہے تو یہ دوسری بات بھی صحیح ہے کہ چودھویں صدی کا مجدد جس کا فرض کسرِ صلیب ہے مسیح موعود ہے‘‘۔ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 303-305 حاشیہ)

پھر کسرِ صلیب کس طرح ہوگی؟ اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں:۔

’’اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو کیونکر اور کن وسائل سے کسرِ صلیب کرنا چاہئے؟ کیا جنگ اور لڑائیوں سے جس طرح ہمارے مخالف مولویوں کا عقیدہ ہے؟ یا کسی اور طَور سے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مولوی لوگ، (خدا اُن کے حال پر رحم کرے،) اس عقیدہ میں سراسر غلطی پر ہیں۔ مسیح موعود کا منصب ہرگز نہیں ہے کہ وہ جنگ اور لڑائیاں کرے بلکہ اُس کا منصب یہ ہے کہ حُجَجِ عَقۡلِیَّہ‘ یعنی عقلی دلائل سے ’’اور آیاتِ سماویہ‘‘ آسمانی نشانات سے ’’اور دعا سے اس فتنہ کو فرو کرے۔ یہ تین ہتھیار خدا تعالیٰ نے اُس کو دیئے ہیں اور تینوں میں ایسی اعجازی قوت رکھی ہے جس میں اُس کا غیر ہرگز اس سے مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ آخر اسی طور سے صلیب توڑا جائے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک محقق نظر سے اُس کی عظمت اور بزرگی جاتی رہے گی‘‘۔ جو بھی تحقیق کرنے کی نظر سے دیکھے گا، اس پر غور کرے گا، اُس پر صلیب کی عظمت اور بزرگی اور جو اثر پڑا ہوا ہے، وہ ختم ہو جائے گا ’’اور رفتہ رفتہ توحید قبول کرنے کے وسیع دروازے کُھلیں گے۔ یہ سب کچھ تدریجاً ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے سارے کام تدریجی ہیں۔ کچھ ہماری حیات میں اور کچھ بعد میں ہوگا۔ اسلام ابتدا میں بھی تدریجاً ہی ترقی پذیر ہوا ہے اور پھر انتہا میں بھی تدریجاً اپنی پہلی حالت کی طرف آئے گا‘‘۔

(کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 305 حاشیہ)

پس اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کا بھی فرض ہے کہ اس فریضہ کی سرانجام دہی میں مصروف ہوں اور توحید کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

پھر آپ اپنے امام اور حَکم ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدّث، مجدّد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔ اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں

اور زاہدوں اور خواب بینوں اور مُلہَموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے‘‘۔ یعنی ہر مسلمان کو، ہر نیک آدمی کو، جن کو خوابیں آتی ہیں اُن کو بھی، جن کو الہام ہوئے ہیں مسیح کے آنے کے، امام کے آنے کے، اُن کو بھی ’’سو مَیں اِس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان مَیں ہوں اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے جس میں سے پندرہ برس گزر بھی گئے اور ایسے وقت میں مَیں ظاہر ہوا ہوں کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تھا۔ ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارے میں نہایت غلط خیال پھیل گئے تھے اور اس عقیدے میں بھی اختلاف کا یہ حال تھا کہ کوئی حضرت عیسیٰ کی حیات کا قائل تھا اور کوئی موت کا۔ اور کوئی جسمانی نزول مانتا تھا اور کوئی بروزی نزول کا معتقد تھا۔ اور کوئی دمشق میں ان کو اتار رہا تھا اور کوئی مکّہ میں۔ اور کوئی بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں۔ اور کوئی خیال کرتا تھا کہ ہندوستان میں اتریں گے۔ پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے حَکَم کو چاہتے تھے سو وہ حَکَم میں ہوں۔ میں روحانی طور پر کسر صلیب کے لئے اور نیز اختلافات کے دُور کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ان ہی دونوں امروں نے تقاضا کیا کہ مَیں بھیجا جاؤں۔ میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ مَیں اپنی حقیّت کی کوئی اور دلیل پیش کروں کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے‘‘۔ جو حالات تھے وہ مسیح موعود کے آنے کا تقاضا کر رہے تھے اور ضرورت تھی اور یہی دلیل کافی تھی۔

’’لیکن پھر بھی میری تائید میں خدا تعالیٰ نے کئی نشان ظاہر کئے ہیں۔ اور مَیں جیسا کہ اور اختلافات میں فیصلہ کرنے کے لئے حَکَم ہوں۔ ایسا ہی وفات حیات کے جھگڑے میں بھی حَکَم ہوں۔ اور مَیں امام مالکؒ اور ابن حزمؒ اور معتزلہ کے قول کو مسیح کی وفات کے بارے میں صحیح قرار دیتا ہوں اور دوسرے اہل سنّت کو غلطی کا مرتکب سمجھتا ہوں۔ سو مَیں بحیثیت حَکَم ہونے کے ان جھگڑا کرنے والوں میں یہ حکم صادر کرتا ہوں کہ نزول کے اجمالی معنوں میں یہ گروہ اہل سنّت کا سچا ہے کیونکہ مسیح کا بروزی طور پر نزول ہونا ضروری تھا۔ ہاں نزول کی کیفیت بیان کرنے میں ان لوگوں نے غلطی کھائی ہے‘‘۔ ایک حد تک تو سچا ہے کہ نزول بروزی ہونا تھا، لیکن کیفیت میں غلطی کھائی۔ ’’نزول صفت بروزی تھا، نہ کہ حقیقی۔ اور مسیح کی وفات کے مسئلہ میں معتزلہ اور امام مالک اور ابن حزم وغیرہ ہمکلام اُن کے سچے ہیں کیونکہ بموجب نصِّ صریح آیت کریمہ یعنی آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے مسیح کا عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے وفات پانا ضروری تھا۔ یہ میری طرف سے بطور حَکَم کے فیصلہ ہے۔ اب جو شخص میرے فیصلہ کو قبول نہیں کرتا وہ اُس کو قبول نہیں کرتا جس نے مجھی حَکَم مقرر فرمایا ہے۔ اگر یہ سوال پیش ہو کہ تمہارے حَکَم ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ اِس کا یہ جواب ہے کہ جس زمانہ کیلئے حَکَم آنا چاہئے تھا وہ زمانہ موجود ہے۔ اور جس قوم کی صلیبی غلطیوں کی حَکَم نے اصلاح کرنی تھی وہ قوم موجود ہے۔ اور جن نشانوں نے اس حَکَم پر گواہی دینی تھی وہ نشان ظہور میں آ چکے ہیں‘‘۔ آسمانی بھی اور زمینی بھی۔ ’’اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے۔ آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے۔ زمین نشان ظاہر کر رہی ہے اور مبارک وہ جن کی آنکھیں اب بند نہ رہیں۔‘‘

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495-496)

اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کی آنکھیں کھولے اور حَکَم کو ماننے والے بنیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

’’میرے مخالف اپنے دلوں میں آپ ہی سوچیں کہ اگر مَیں درحقیقت وہی مسیح موعود ہوں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک بازو قرار دیا ہے اور جس کو سلام بھیجا ہے اور جس کا نام حَکَم اور عدل اور امام اور خلیفۃ اللہ رکھا ہے تو کیا ایسے شخص پر ایک معمولی بادشاہ کے لئے‘‘ یا کسی کے لئے بھی ’’لعنتیں بھیجنا، اس کو گالیاں دینا جائز تھا؟‘‘ یہ ترکی کے بادشاہ کا ذکر ہے، لیکن بہر حال اس کو میں چھوڑتا ہوں۔ فرمایا کہ ’’ذرہ اپنے جوش کو تھام کے سوچیں۔ نہ میرے لئے، بلکہ اللہ اور رسول کے لئے کہ کیا ایسے مدّعی کے ساتھ ایسا کرنا روا تھا؟ مَیں زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ میرا مقدمہ تم سب کے ساتھ آسمان پر ہے۔ اگر مَیں وہی ہوں جس کا وعدہ نبیؐ کے پاک لبوں نے کیا تھا تو تم نے نہ میرا بلکہ خدا کا گناہ کیا ہے۔ اور اگر پہلے سے آثار صحیحہ میں یہ وارد نہ ہوتا کہ اس کو دُکھ دیا جائے گا اور اس پر لعنتیں بھیجی جائیں گی‘‘۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے ’’تو تم لوگوں کی مجال نہ تھی جو تم مجھے وہ دُکھ دیتے جو تم نے دیا‘‘۔ یہ تو دیا جانا مقدر تھا، مسیح کے لئے پہلے لکھا گیا تھا‘‘ پر ضرور تھا کہ وہ سب نوشتے پورے ہوں جو خدا کی طرف سے لکھے گئے تھے اور اب تک تمہیں ملزم کرنے کے لئے تمہاری کتابوں میں موجود ہیں جن کو تم زبان سے پڑھتے اور پھر تکفیر اور لعنت کر کے مہر لگا دیتے ہو کہ وہ بدعلما اور ان کے دوست جو مہدی کی تکفیر کریں گے اور مسیح سے مقابلہ سے پیش آئیں گے وہ تم ہی ہو‘‘۔

(کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 328-329)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’پھر یہ بھی سوچو کہ جس حالت میں مَیں وہ شخص ہوں جو اُس مسیح موعود ہونے کا دعویٰ رکھتا ہوں جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ ’’وہ تمہارا امام اور خلیفہ ہے اور اس پر خدا اور اس کے نبی کا سلام ہے اور اس کا دشمن لعنتی اور اس کا دوست خدا کا دوست ہے۔ اور وہ تمام دنیا کے لئے حَکَم ہو کر آئے گا۔ اور اپنے تمام قول اور فعل میں عادل ہوگا‘‘۔ تو کیا یہ تقویٰ کا طریق تھا کہ میرے دعویٰ کو سن کر اور میرے نشانوں کو دیکھ کر اور میرے ثبوتوں کا مشاہدہ کر کے مجھے یہ صلہ دیتے کہ گندی گالیاں اور ٹھٹھے اور ہنسی سے پیش آتے؟ کیا نشان ظاہر نہیں ہوئے؟ کیا آسمانی تائیدیں ظہور میں نہیں آئیں؟ کیا ان سب وقتوں اور موسموں کا پتہ نہیں لگ گیا جو احادیث اور آثار میں بیان کی گئی تھیں؟ تو پھر اس قدر کیوں بیبا کی دکھلائی گئی؟ ہاں اگر میرے دعوے میں اب بھی شک تھا یا میرے دلائل اور نشانوں میں کچھ شبہ تھا تو غربت اور نیک نیتی‘‘، عاجزی اور نیک نیتی سے ’’اور خدا ترسی سے اس شبہ کو دور کرایا ہوتا‘‘۔ (کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 328)

آپ فرماتے ہیں: ’’مَیں نے بار بار کہا کہ آؤ اپنے شکوک مٹا لو‘‘۔ اپنے شکوک اور شبہات جو ہیں مٹا لو‘‘ پر کوئی نہیں آیا۔ مَیں نے فیصلہ کے لئے ہر ایک کو بلایا۔ پر کسی نے اس طرف رخ نہیں کیا۔ مَیں نے کہا کہ تم استخارہ کرو اور رو رو کر خدا تعالیٰ سے چاہو کہ وہ تم پر حقیقت کھولے پر تم نے کچھ نہ کیا۔ اور تکذیب سے بھی باز نہ آئے۔ خدا نے میری نسبت سچ کہا کہ ’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔‘‘ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص درحقیقت سچا ہو اور ضائع کیا جائے؟ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص خدا کی طرف سے ہو اور برباد ہو جائے؟ پس اے لوگو تم خدا سے مت لڑو۔ یہ وہ کام ہے جو خدا تمہارے لئے اور تمہارے ایمان کے لئے کرنا چاہتا ہے۔ اس کے مزاحم مت ہو۔ اگر تم بجلی کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہو مگر خدا کے سامنے تمہیں ہرگز طاقت نہیں۔ اگر یہ کاروبار انسان کی طرف سے ہوتا تو تمہارے حملوں کی کچھ بھی حاجت نہ تھی۔ خدا اس کے نیست و نابود کرنے کے لئے خود کافی تھا۔ افسوس کہ آسمان گواہی دے رہا ہے اور تم نہیں سنتے۔ اور زمین ’’ضرورت ضرورت‘‘ بیان کر رہی ہے اور تم نہیں دیکھتے! اے بدبخت قوم اٹھ اور دیکھ کہ اس مصیبت کے وقت میں جو اسلام پیروں کے نیچے کچلا گیا اور مجرموں کی طرح بے عزت کیا گیا۔ وہ جھوٹوں میں شمار کیا گیا۔ وہ ناپاکوں میں لکھا گیا تو کیا خدا کی غیرت ایسے وقت میں جوش نہ مارتی۔ اب سمجھ کہ آسمان جھکتا چلا آتا ہے اور وہ دن نزدیک ہیں کہ ہر ایک کان کو ’اَنَا الْمَوْجُوْد‘ کی آواز آئے‘‘۔

(کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 329-330)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کان کھولے اور یہ آواز سننے والے ہوں۔

اب اس کے بعد اس وقت مَیں ایک افسوسناک خبر بھی بتانا چاہتا ہوں جو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کی وفات کی ہے، جو تحریکِ جدید میں آجکل وکیل التعلیم تھے اور پرانے دیرینہ خادمِ سلسلہ تھے۔ 16/ مارچ کو 79 سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْن۔ آپ 21/ جون 1934ء میں مکرم صوفی غلام محمد صاحب کے گھر میں پیدا ہوئے، جو صحابی تھے۔ آپ کے دادا بھی صحابی تھے۔ آپ کے دادا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے 313 صحابہ میں سے تھے۔ اور 5/ جون 1895ء میں اُن کی بیعت تھی۔ تقسیمِ ہند کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر قادیان چلے گئے تھے، درویشان قادیان میں شامل ہو گئے تھے، قادیان میں ہی اُن کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں ہی دفن ہوئے۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب کے والد صوفی غلام محمد صاحب کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔ اور مکرم صوفی صاحب کو بھی واقفِ زندگی کے طور پر مختلف حیثیتوں سے سلسلہ کی بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور استاد بھی رہے، سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تحریکِ جدید رہے۔ ناظر بیت المال خرچ بھی رہے۔ ناظرِ اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ بھی رہے۔ غرض مختلف عہدوں پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ مصلح الدین صاحب کے دادا کا تعلق گجرات سے تھا۔ ان کے والدین نے تو پہلے ہی ان کو وقف کے لئے پیش کیا ہوا تھا۔ 18/ جون 1949ء کو انہوں نے خود اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ اور ستمبر 1949ء میں میٹرک کے بعد وقف کرنے والے آٹھ واقفین کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ربوہ میں انٹرویو کے لئے بلایا، اور خود ہی اُن کے پرچے سیٹ کئے اور خود ہی اُن کا امتحان لیا، انٹرویو لیا۔ اُن میں ایک مبارک مصلح

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS · SIGN OF PURITY
Since 1948

الدین صاحب بھی تھے۔ پھر بعض کو فرمایا کہ کالج میں مزید تعلیم حاصل کریں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں نویں تک آپ پڑھے تھے۔ پھر چنیوٹ میں جو تعلیم الاسلام ہائی سکول تھا، یہاں سے انہوں نے میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ پھر 1953ء میں تعلیم الاسلام کالج لاہور سے بی ایس سی کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے 1956ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ریاضی میں ایم۔ ایس۔ سی کی۔ اور پھر جیسا کہ یہ وقف تھے، 1956ء کو وکالتِ دیوان میں یہ حاضر ہوئے۔ آپ کا پہلا تقرر امانت تحریکِ جدید میں کیا گیا۔ چند ماہ وہاں کام کیا، پھر وکالتِ مال میں تقرر ہوا۔ پھر آپ کو جماعت کا ایک تجارتی ادارہ تھا، ایشو افریقن، وہاں بھجوایا گیا، چند سال وہاں رہے۔ 1964ء کے آغاز میں واپس تحریکِ جدید میں آئے اور وکالتِ مال ثانی میں 1972ء تک بطور نائب وکیل المال ثانی رہے اور 1972ء سے 2001ء تک وکیل المال کے طور پر کام کیا۔ اُس کے بعد 2001ء سے آپ وفات تک وکیل التعلیم رہے۔ اور اس کے علاوہ بھی جماعت کی مختلف کمیٹیوں اور بورڈ جو تھے ان کے ممبر رہے۔ مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کے ممبر بھی تھے۔ بڑے صائب الرائے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی سوچ سمجھ کے مشورہ دینے والے اور گہرا علم رکھنے والے، ہر اُس کمیٹی میں جہاں یہ ممبر تھے، ان کی حاضری ایک تو باقاعدہ ہوتی تھی، دوسرے باقاعدہ تحقیق کر کے، علم حاصل کر کے جایا کرتے تھے۔ خلافت سے بھی بے انتہا اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ قرآنِ کریم کے بھی بہت سے حصے آپ کو حفظ تھے۔ تلاوت بڑی اچھی کیا کرتے تھے۔ اکثر شوریٰ کے موقع پر ان کو تلاوت کا موقع ملتا تھا۔ خدمت کا سلسلہ ستاون سال پر محیط ہے۔ ذیلی تنظیموں میں بھی خدام الاحمدیہ وغیرہ میں بڑا لمبا عرصہ کام کیا۔ 1964ء میں ان کی شادی ہوئی اور ان کی اہلیہ بھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ کھارے کے رہنے والے صوبیدار غلام رسول صاحب ان کے والد تھے۔ ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ آپ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ گھر میں آئے مہمان یا کام کرنے والے اگر سلسلہ کے نظام کے خلاف کبھی کوئی بات کرتے تو اُنہیں سختی سے منع فرماتے اور کبھی سلسلہ کے خلاف بات برداشت نہیں کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ لجنہ پاکستان کی نائب صدر ہیں۔ کہتی ہیں جب لجنہ کے کام کے لئے مجھے دورہ جات کے لئے جانا ہوتا تو کبھی مجھے منع نہیں کیا بلکہ جماعتی کاموں کو ہمیشہ اولیت دیتے رہے اور بعض موقعے ایسے بھی آئے کہ کیا ٹھیک ہے لجنہ کا کام کرو، کھانا بھی خود پکانا پڑا تو پکا لیا۔ میں نے کچھ سال پہلے ان کو بنگلہ دیش کے دورے پر بھجوایا تھا ان کے بیٹے منصور انجم صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں ان کو شدید دل کی تکلیف شروع ہوئی اور سانس بھی رکنے لگ گیا تکلیف بڑی پرانی تقریباً تیس سال سے چل رہی تھی، تو کہتے ہیں میں نے ان کو فون کیا کہ میں بنگلہ دیش آ جاتا ہوں، میرا کینیڈا سے آنا آسان ہے۔ جواب دیا کہ نہیں، یہاں خلیفہ وقت نے کہا ہوا ہے اور جماعت پورا خیال رکھ رہی ہے، تمہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

کوئی بات بھی ہوتی تو وہ خلیفہ وقت سے ضرور پوچھتے۔ ان کے بیٹے حافظ ناصر الدین، یہ حافظ قرآن ہیں لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے پاس مختلف لوگوں کی امانتیں تھیں اور لوگوں کی امانتوں اور چندوں اور وصیتوں کا حساب بھی آپ کے پاس ہوتا تھا جو آپ باقاعدگی سے ادائیگیاں کرتے اور پھر اُن کو اطلاع کرتے تھے۔ مجد الدین صاحب ان کے بیٹے ہیں وہ کہتے ہیں کہ گھر میں کبھی کوئی بات ہوتی، عام معاملات میں بھی بات کر رہے ہوتے تو تھوڑی دیر کے بعد یہ آتے اور کہتے کہ میں نے اس بارے میں مشورے کے لئے اور دعا کے لئے خلیفہ وقت کو خط لکھ دیا ہے۔ ہر بات جو تھی وہ پوچھا کرتے تھے، چاہے وہ گھریلو ہو۔ اور کہا کرتے تھے کہ واقفِ زندگی کبھی بھی کسی چیز کا تقاضا نہیں کرتا۔ کہتے ہیں وقفِ زندگی کے فارم میں اب تو مختلف شرائط بنا دی گئی ہیں۔ ہمارے سامنے تو وقفِ زندگی کا جو فارم تھا اُس میں صرف یہی ایک شرط تھی کہ مطالبہ نہیں کرنا۔ اور ان کے بچے کہتے ہیں کبھی ہمیں یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ واقفِ زندگی ہونے کی وجہ سے ہمیں کسی چیز کی کمی ہو۔ اپنے اوپر تنگی وارد کر کے بھی ہماری ضروریات پوری کر دیا کرتے تھے۔ مصلح الدین صاحب کے والد بھی واقفِ زندگی تھے اور یہ اُن کے اکلوتے بیٹے تھے۔ ان کو بھی انہوں نے وقف کیا اور کبھی بھی کسی قسم کی تنگی کا شکوہ نہیں کیا۔ مصلح الدین صاحب، سات بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی اور بی ٹی تھے۔ اُن کی جب سکول سے ریٹائرمنٹ ہوئی تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا کہ میری ریٹائرمنٹ ہو گئی ہے اور میں تو وقفِ زندگی ہوں۔ حکم کا انتظار کر رہا ہوں، اب میں نے کیا کرنا ہے۔ تو کافی لمبا عرصہ جواب نہیں آیا۔ مصلح الدین صاحب ہوسٹل میں تھے، وہاں وظیفہ ملا کرتا تھا تو اس لئے کہ والد صاحب کے حالات تنگی کے ہوں گے، یہ ہوسٹل چھوڑ کر آ گئے اور اپنی جو وظیفہ کی رقم تھی، وہ گھر کے خرچ کے لئے چلاتے رہے اور وہاں اُس وقت بڑی تنگی سے گزارہ ہوتا رہا، پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

یہ ایک واقعہ لکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ کسی جماعتی کام سے اسلام آباد گیا، تو میرا ایک دوست تھا، اُس کو میں عرصے سے نہیں ملا تھا، اُس کے پاس گیا۔ وہ باتوں میں پوچھنے لگا، آجکل تم نائب وکیل المال بھی ہو، جماعت کے حالات تو اب اچھے ہیں، تمہیں کیا الاؤنس ملتا ہے؟ کتنا ملتا ہے؟ مقصد اُس کے پوچھنے کا یہ تھا کہ اب تمہارا الاؤنس یا تنخواہ جو ہے زیادہ ہونی چاہئے۔ تو کہتے ہیں میں نے اُس کو کہا کہ مجھے جو کچھ ملتا ہے، اُس میں اتنی برکت ہے کہ تم جو گورنمنٹ سروس میں کام کر رہے ہو اور سیکرٹری لیول کے آدمی ہو، تمہیں بھی اُتنی برکت نہیں ہے۔ خیر کہتے ہیں، بحث کے بعد رات کو سو گئے۔ صبح اُٹھ کر تیار ہوئے دفتر جانے کے لئے۔ انہوں نے بھی سیکریٹریٹ میں کسی جماعتی کام میں جانا تھا، جا رہے تھے تو سڑک پر کھڑے ہو کر دوست نے کہا، ٹیکسی لے کر جاتے ہیں، انہوں نے کہا، ٹیکسی کا انتظار کیا کرنا ہے، اُتنی دیر ہم پیدل چلتے ہیں۔ سڑک پر چلتے جا رہے تھے تو ایک بڑی سی گاڑی آ کے رُکی جو فلیگ کار تھی اور جو دوست سرکاری افسر تھا، اُس کو گاڑی والے نے نہیں پوچھا اِن کو کہنے لگا کہ آپ فلاں جگہ سیکریٹریٹ میں جانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا کہ ہاں مجھے بڑا دل میں خیال آیا کہ آپ وہاں جانا چاہتے ہیں۔ آپ بیٹھیں۔ انہوں نے کہا یہ گاڑی کس کی ہے؟ کہا کہ یہ فلاں جنرل صاحب کی گاڑی ہے اور میں وہاں جا رہا ہوں۔ تو خیر وہاں اندر گئے اور فلیگ کار تھی، گیٹ بھی کھل گیا، کسی نے پوچھا بھی نہیں۔ تو انہوں نے اپنے دوست کو کہا، دیکھو اگر تم ٹیکسی میں جاتے تو پندرہ سولہ روپے تمہارے خرچ ہونے تھے۔ لیکن اس طرح واقفِ زندگی کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے کہ ایک فلیگ کار رُکی۔ نہ میں اس کو جانتا ہوں، نہ وہ مجھے جانتا ہے۔ اُس نے تمہیں نہیں پوچھا بلکہ مجھے پوچھا۔ اور میری وجہ سے اندر دفتر میں بھی چلے گئے۔ گیٹ پر جو نام لکھنا ہوتا تھا، یا بتانا پڑتا تھا، تعارف کرانا پڑتا تھا، وہ بھی نہیں ہوا اور ہم سیدھے اندر چلے گئے۔ تو یہ فضل ہیں جو واقفِ زندگی کے اوپر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں اپنی ایک مبشر رؤیا کا ذکر کیا تھا۔ فرمایا کہ ''میں نے دیکھا کہ جیسے سیاحوں کی بس ہوتی ہے، ویسی ہی کسی بس میں مَیں اور میرے کچھ ساتھی سفر کرتے ہوئے ایک دریا کو عبور کرنے والے ہیں۔ اب یہ جو بس کی حالت کا سفر ہے، یہ مجھے یاد نہیں لیکن یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ بس پل کے پاس آ کر نیچے اُس کے دامن میں رُک گئی ہے۔ اور کوئی وجہ ہے کہ وہ بس خود آگے نہیں بڑھ سکتی۔ تو جیسے ایسے موقع پر مسافر اتر کر چہل قدمی شروع کر دیتے ہیں، اس طرح اس بس سے میں اُترا ہوں'' یعنی خلیفۃ المسیح الرابع اترے ہیں'' کچھ اور بھی مسافر اترے ہیں''۔ کہتے ہیں ''لیکن میرے ذہن میں اس وقت اور کوئی نہیں آ رہا مگر یہ اچھی طرح یاد ہے کہ مبارک مصلح الدین صاحب جو ہمارے واقفِ زندگی تحریکِ جدید کے کارکن ہیں، وہ ساتھ ہیں اور جیسے انتظار میں اور کوئی شغل نہ ہو تو انسان کہتا ہے کہ چلیں اب نہا ہی لیتے ہیں''۔ میں اور وہ ہم دونوں دریا میں چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ تو کہتے ہیں'' میرے ذہن میں اُس وقت یہ خیال ہے کہ ہم تھوڑا سا تیر کے واپس آ جائیں گے۔ لیکن مبارک مصلح الدین مجھ سے تھوڑے سے، دو ہاتھ آگے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ چلیں اب اسی طرح دریا پار کرتے ہیں۔ تو میرے ذہن میں یہ خیال ہے کہ دریا تو بھرپور بہہ رہا ہے، جیسے دریائے سندھ میں طغیانی کے وقت بہا کرتا ہے، اگرچہ کناروں سے چھلکا نہیں لیکن لبالب ہے اور بہت ہی بھرپور قوت کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پتہ نہیں ہم یہ کر بھی سکیں گے کہ نہیں۔ تو مبارک مصلح الدین کہتے ہیں کہ نہیں ہم کر سکتے ہیں۔ اور میں کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں۔ لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اگرچہ میں کوئی ایسا تیراک نہیں مگر تیراکی کی غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے اور چند ہاتھوں میں بڑے بڑے فاصلے طے ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب میں مڑ کے دیکھتا ہوں تو وہ پچھلا کنارہ بہت دور رہ جاتا ہے اور پھر دو چار ہاتھ لگانے سے ہی وہ باقی دریا بھی عبور ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف ہم کنارے لگتے ہیں اور تعجب کی بات یہ ہے کہ اگرچہ مبارک مصلح الدین مجھے رؤیا میں اپنے آگے دکھائی دیتے ہیں مگر جب کنارے لگتا ہوں تو پہلے میں لگتا ہوں پھر وہ لگتے ہیں۔ اور اس طرح ہم دوسری طرف پہنچ جاتے ہیں اور پھر یہ جائزہ لے رہے ہیں کہ کس طرح یہاں سے باہر نکل کر دوسری طرف کنارے سے باہر کی عام دنیا میں اُبھریں''۔ تو پھر آپ فرماتے ہیں۔ ''یہ رؤیا یہاں ختم ہو گئی اور چونکہ یہ ایک ایسی رؤیا تھی جو عام طور پر دستور کے مطابق انسان کے ذہن میں آتی نہیں، اس لئے رؤیا ختم ہونے کے بعد میرے ذہن پر یہ بڑا ابھاری اثر تھا کہ یہ ایک واضح پیغام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کسی نئی منزل فتح کرنے کی خوشخبری دے رہا ہے اور اگرچہ ایک حصہ اس کا ابھی تک مجھ پر واضح نہیں ہوا کہ وہ ساتھی جو ہیں ان کو ہم کیوں پیچھے

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

چھوڑ گئے اور ہم دو کیوں آگے نکل جاتے ہیں لیکن بہر حال ذہن پر یہ تأثر ضرور ہے کہ اس میں کوئی انذار نہیں تھا بلکہ خوشخبری تھی کہ دریا کی موجوں نے اگرچہ بس کو روک دیا ہے لیکن ہمارے سفر کی راہ میں حائل نہیں ہوسکیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ 12 جنوری 1990۔ بحوالہ خطبات طاہر جلد 9 صفحہ 28 تا 30)

تو بہر حال یہ بابرکت رؤیا بھی تھی اس میں یہ بھی ساتھ تھے۔ اُنہوں نے اِن کو دیکھا، ان کے نام کے لحاظ سے بھی مبارک خواب ہے۔ جماعت کی ترقیات بھی اس میں ہیں۔

خود بھی کافی دعا گو، تہجد گزار، نیک تھے۔ غریبوں کا بہت زیادہ خیال رکھنے والے تھے۔ بلکہ ان کے دفتر کے ایک آدمی نے لکھا کہ میرے سے غریبوں کو ہر سال رمضان میں کچھ راشن وغیرہ جنس وغیرہ دلوایا کرتے تھے اور کسی اور کو پتا نہیں ہوتا تھا۔ ویسے دفتری معاملات میں اصولی آدمی تھے لیکن طبیعت میں انکساری بھی تھی، عاجزی بھی تھی، غریب پروری بھی تھی۔ ان کے بچے اب اللہ کے فضل سے اچھے صاحبِ حیثیت ہیں، کمانے والے ہیں۔ اُن کی جو خدمتِ خلق کی نیکیاں ہیں انہیں جاری رکھیں۔ ان کی اپنی ایک بیٹی کو ڈاکٹر بنانے کی خواہش تھی لیکن وہ کہتی ہیں جب ہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو ملنے گئے، تو انہوں نے کہا کہ لڑکیاں ڈاکٹر بن جائیں تو پھر بڑا مسئلہ ہوتا ہے، گھریلو کاموں میں مشکل پڑتی ہے۔ بس اتنی بات کی تھی تو انہوں نے ارادہ ترک کر دیا۔ پھر بعد میں خیر اللہ تعالیٰ نے اُس لڑکی پر اس طرح فضل فرمایا کہ کینیڈا جا کے اُس کو پی ایچ ڈی کر کے ڈاکٹر بننے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔

اب بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ یہاں بھی بچوں کو جو الاؤنس ملتا ہے حکومت کی طرف سے، اُس پر میاں بیوی کے جھگڑے ہو رہے ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے میں نے لینا ہے۔ وہ کہتی ہے میں نے لینا ہے۔ لیکن اِن کا ایک بچہ لکھتا ہے کہ میں نے اچھے نمبر لئے تو مجھے سکالرشپ ملا۔ تو مجھے میرے والد نے کہا کہ یہ سکالرشپ تمہیں ملا ہے، یہ تمہاری محنت کی وجہ سے ملا ہے۔ لیکن تمہاری جو پڑھائی کا خرچہ اور رہن سہن کا خرچہ ہے وہ میں پورا دوں گا۔ یہ تمہاری اپنی فیس ہے۔ اس پر میرا یا تمہارے گھر کا، کسی کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ بچے مطالبے شروع کر دیں کہ ہمارا حق ہو گیا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رقم جس اصل مقصد کے لئے ہو اس پر استعمال ہونی چاہئے۔

نوری صاحب نے لکھا ہے کہ 1985ء سے ان کو دل کی تکلیف تھی اور ایسے حالات آئے کہ لگتا تھا کہ اب زندگی ختم ہوئی، اب ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مختلف موقعوں پر ان کو موت کے منہ سے اس طرح نکالا کہ کہتے ہیں مختلف کانفرنسز میں، سیمینارز میں ان کا کیس مَیں بیان کرتا رہا ہوں اور یہ نشان بتاتا رہا ہوں۔ تو ڈاکٹر ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ تمہارے مریض کے ساتھ یہ معجزہ ہوتا ہے۔ جب بنگلہ دیش گئے ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔ اُس وقت بھی مجھے ان کی بڑی فکر تھی کہ خیریت سے واپس آ جائیں کیونکہ میں نے ان کو باوجود اس کے کہ یہ بیمار تھے بھیجا تھا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ انہیں نہ صرف خیریت سے لایا بلکہ کئی سال ان کو زندگی بھی عطا فرمائی۔ اور نہ صرف زندگی بلکہ بڑی فعال زندگی انہوں نے گزاری۔

ان کے ساتھ کام کرنے والے ہمارے مربی سلسلہ ھبۃ الرحمن صاحب لکھتے ہیں کہ: یومِ مسیح موعود کے موقع پر 20/مارچ کو جامعہ احمدیہ میں ان کی تقریر تھی تو پرنسپل صاحب جب ملنے آئے۔ پرنسپل صاحب نے بھی یہ لکھا تھا کہ چوہدری صاحب نے اشاروں سے کہا کہ میں نے تقریر تو تیار کی۔ کل میں صبح سات بجے سے بارہ بجے تک بیٹھا تقریر تیار کرتا رہا لیکن اب میں ہسپتال میں ہوں تقریر کر نہیں سکوں گا۔ تو بہر حال ہر چیز کی ان کو بڑی فکر رہتی تھی اور پہلے کام کیا کرتے تھے۔ میں نے بھی ان کے ساتھ دفتر وکالتِ مال میں تقریباً آٹھ سال کام کیا ہے۔ بہت کچھ ان سے سیکھا۔ ان کی ڈرافٹنگ وغیرہ بھی بڑی اچھی تھی۔ بجٹ کے بنانے میں ان کو بڑا ملکہ تھا اور بعض دفعہ رات گیارہ بارہ بجے تک دفتر میں کام ہوتا تھا لیکن یہ نہیں تھا کہ دوسروں پر چھوڑ دیا کہ کرو اور خود گھر چلے گئے۔ ساری ساری رات ساتھ بیٹھ کے کام کرواتے تھے۔ ان میں بڑا اخلاص اور وفا تھا۔ پہلے میں ان کے ماتحت تھا۔ جب ناظرِ اعلیٰ بنا ہوں تب بھی میں نے دیکھا اطاعت کا جذبہ بے انتہا تھا اور خلافت کے بعد تو پھر اخلاص و وفا ان میں بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی، نسلوں کو بھی خلافت اور جماعت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ نمازوں کے بعد میں ان کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا انشاء اللہ۔

❁❁❁

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

تربیتی اجلاس

یلبرگہ: ۲۴ فروری ۲۰۱۳ جماعت احمدیہ بنیکل میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر اطفال و ناصرات کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مہمان خصوصی کے طور پر مکرم فضل حق خان صاحب شامل ہوئے۔ سرکل انچارج ہبلی۔ مکرم برہان احمد صاحب سرکل انچارج تھلگ۔ مکرم رحمن صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بینکل بھی شامل ہوئے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم فضل حق خان صاحب نے کی۔ دوسری تقریر مکرم برہان احمد صاحب نے کی۔ آخر پر خاکسار نے احباب جماعت سے خطاب کیا۔ قبل از دعا تمام اطفال اور ناصرات کے درمیان انعامات تقسیم کیے گئے۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح ہرمیاگری میں بھی ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔

(شیخ بشارت احمد سرکل انچارج کرناٹک)

ھسری: (جھارکھنڈ) یکم فروری تا ۱۵ فروری ۲۰۱۳ء جماعت احمدیہ رانچی میں ایک پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ ہسری میں جو تربیتی کیمپ لگا اس میں کل ۸ انصار ۱۲ خدام اور ۸ اطفال شامل ہوئے اور مختلف دینی مضامین کی کلاسیں لگیں۔ آخر میں تمام خدام اطفال اور انصار کا امتحان لیا گیا جس میں اول، دوم، سوم آنے والوں کو انعامات دئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہتر نتائج ظاہر کرے۔ (رمضان انصاری، صدر جماعت ہسری۔ جھارکھنڈ)

تقریب آمین

ساندھن: ۹ مارچ ۲۰۱۳ بروز ہفتہ جماعت احمدیہ ساندھن میں قرآن کریم مکمل پڑھنے والے بچے و بچیوں کی آمین کروائی گئی۔ اس تقریب میں مکرم ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ و مکرم زونل امیر صاحب آگرہ نے شرکت کی۔ موصوف نے بچوں کو قرآن کریم کا نسخہ تحفۃً دیا۔ اس کے بعد دعا کروائی گئی۔ دُعا کے بعد تمام حاضرین کے درمیان شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے سب بچوں کو قرآن مجید سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام بچوں کی ذہنی قابلیت کو بڑھائے اور انہیں جلد قرآن کریم سیکھنے کی توفیق بخشے۔ (طارق محمود مبلغ سلسلہ ساندھن)

صافووالہ: ۹ فروری ۲۰۱۳ جماعت احمدیہ صافو والہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت محترم ظہیر احمد بھٹی انسپکٹر بیت المال نے کی۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد تربیتی امور پر ایک تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

آگرہ: ۹/مارچ ۲۰۱۳ کو جماعت احمدیہ صالح نگر میں تقریب آمین منعقد کی گئی۔ بسم اللہ کرنے والے بچوں کی تعداد آٹھ اور آمین کرنے والوں کی تعداد تین تھی۔ یہ تقریب مکرم زونل امیر صاحب آگرہ کی زیر صدارت بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ صالح نگر میں منعقد کی گئی۔ کافی تعداد میں بچے اور بزرگان موجود تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد باقاعدہ بچوں سے باری باری قرآن شریف پڑھوایا گیا۔ مکرم زونل امیر صاحب نے بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے قرآن مجید کی برکات پر روشنی ڈالی۔ بچوں کو قرآن مجید تحفتاً دیئے گئے۔ دُعا کے بعد بچوں میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ احباب جماعت نے اس موقع پر بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (رشید احمد مبلغ آگرہ)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

کنورسٹی (کیرالہ) جلسہ یوم حضرت مسیح موعودؑ ۷ اپریل ۲۰۱۳ کو منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد خاکسار نے صدارتی خطاب کیا۔ اس موقع پر ۶ تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (امیر جماعت احمدیہ کنورسٹی)

سونگھڑہ: مجلس خدام الاحمدیہ نے صالح پور ٹاؤن کے ایک میلے میں مارچ تا اپریل ۲۰۱۳ دو روزہ جماعتی کتب کا ایک بک اسٹال لگایا جس میں سونگڑہ، صالح پور، کٹک، بھونیشور کے علاوہ صوبہ اڈیشہ کے بہت سے علاقوں سے لوگ آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بک سٹال بہت کامیاب رہا۔ اس موقع پر کثرت سے جماعتی لٹریچر اور لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر دے۔

(محمد موثر یاسین معلم سلسلہ سونگڑہ)

ولادت

مکرم ناصر مظفر صاحب سیکرٹری اشاعت و وصیت جماعت سرینام اور نازیہ مظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سرینام کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۲۴ اپریل ۲۰۱۳ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام ریان مظفر تجویز ہوا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور محترم ماسٹر محمد الیاس صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول قادیان کا پوتا اور محترم عبدالرشید جمن بخش صاحب نائب صدر جماعت سرینام کا پہلا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک خادم دین اور قرۃ العین ہونے کیلئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(ظفر احمد۔ قادیان)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۲

خلافتِ خامسہ کی برکات عصر حاضر کی جدید ایجادات کی روشنی میں

حافظ مخدوم شریف۔ناظر نشر و اشاعت قادیان

سامعین کرام! اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں غلبہ اسلام کی خوشخبری دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرک ناپسند ہی کریں۔(الصّف آیت 10)

معزز سامعین ! آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں :

’’اتمام نعمت کی صورتیں دراصل دو ہیں۔اول تکمیل ہدایت۔ دوم تکمیل اشاعت ہدایت۔ اب تم غور کر کے دیکھو! تکمیل ہدایت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کامل طور پر ہوچکی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ دوسرا زمانہ ہو جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروزی رنگ میں ظہور فرماویں اور وہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ (الصّف :۱۰) اس شان میں فرمایا گیا ہے۔تمام مفسرین نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ یہ آیت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے متعلق ہے۔ درحقیقت اظہار دین اسی وقت ہوسکتا ہے جب کل مذاہب میدان میں نکل آویں اور اشاعت مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آ گیا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 134-135)

سامعین کرام! تکمیل اشاعت ہدایت اور غلبہ اسلام کی خوشخبری دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وعدہ فرمایا ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘

اسی وعدہ کے مطابق ہمارے پیارے خدا نے خود ایسے ذرائع تبلیغ پیدا فرما دیئے اور نہ صرف اس زمانے میں ایسے ذرائع پیدا فرمائے بلکہ آج سے سینکڑوں سال قبل قرآن مجید میں ان نئی ایجادات اور ذرائع تبلیغ کی خبر دے کر ازدیادِ ایمان کا باعث بنایا اور اپنے پیارے و محبوب رسول حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک بین ثبوت مہیا فرما دیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’...وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ بھی میرے ہی لیے ہے......پھر یہ بھی جمع ہے کہ خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاکخانوں، تار، ریل اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کُل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اَور بھی بڑھا رہی ہیں کیونکہ اسبابِ تبلیغ جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے۔ اخباروں اور رسالوں کا اجراء۔ غرض اس قدر سامان تبلیغ کے جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانے میں ہم کو نہیں ملتی‘‘۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۳ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱-۲)

سامعین کرام ! سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے خلفا نے ان نئی ایجادات کو خدمت اسلام میں بروئے کار لانے کی ہر ممکن کوشش کی اور سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پر امن اور حسین تعلیم کو اکناف عالم تک پہنچانے کیلئے ان نئی ایجادات اور وسائل کا بھرپور استعمال کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں پریس ایجاد ہو چکا تھا اور آپ علیہ السلام امرتسر جا کر اپنی کتب چھپوایا کرتے تھے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہونے والی ایجادات میں سے ایک فونوگراف ہے۔۔۔۔حضور کے مخلص خادم اور جماعت کی ایک برگزیدہ ہستی حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے فونوگراف خریدا۔حضرت اقدسؑ کو اکتوبر ۱۹۰۱ء میں اس کی اطلاع ہوئی۔حضور جو دنیا میں آواز حق پہنچانے کی صبح و شام نئی نئی راہیں سوچتے تھے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ’’جب وفد نصیبین جائے تو ہم اپنی ایک تقریر جو عربی زبان میں ہو اور قریباً چار گھنٹہ کے برابر ہو اس میں بند کر دیں جس میں ہمارے دعاوی اور دلائل بیان کیے جائیں۔اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جہاں جہاں یہ لوگ جائیں گے وہاں اس تقریر کو اس کے ذریعہ سنائیں۔اس سے عام تبلیغ ہو جائے گی اور گویا ہم ہی بولیں گے اور یوں مسیح کے سیاح ہونے کے معنی پورے ہو جائیں گے۔ آج تک اس فونوگراف سے صرف کھیل کی طرح کام لیا گیا ہے مگر حقیقت میں خدا نے ہمارے لیے یہ ایجاد رکھی ہوئی تھی اور بہت بڑا کام اس سے نکلے گا۔۔۔۔۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۴)

سامعین کرام! پس ان نئی ایجادات کو اشاعتِ اسلام کی مبارک مہم کے لیے استعمال کرنے کا سلسلہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع فرمایا اور آپ کے بعد آپ کے مقدس خلفاء نے اس سلسلہ کو آگے بڑھایا اور ہر نئی ایجاد کے اچھے پہلوؤں سے خوب فائدہ اٹھایا اور نقصان دہ پہلوؤں کے استعمال سے منع فرمایا۔

۱۹۳۶ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر پہلی دفعہ لاؤڈ سپیکر استعمال کیا گیا۔مسجد اقصیٰ قادیان میں پہلی دفعہ ۷ جنوری ۱۹۳۸ء کو لاؤڈ سپیکر لگا۔حضرت مصلح موعود نے اس دن خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

’’اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس و تدریس پر قادر ہوگا۔ ابھی ہمارے حالات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے ، ابھی ہمارے پاس کافی سرمایہ نہیں اور ابھی علمی دقتیں بھی ہمارے راستے میں حائل ہیں۔لیکن اگر یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے اور جس سرعت سے ترقی دے رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب زمانے میں ہی یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں گی تو بالکل ممکن ہے کہ قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جارہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور انگلستان کے لوگ اور فرانس کے لوگ اور جرمن کے لوگ اور آسٹریلیا کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس سیٹ لیے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار نظارہ ہوگا اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت و انبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان ۱۳ جنوری ۱۹۳۸ء)

سامعین کرام! پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس موعود بیٹے کی بشارات کو اور آپ کی پاک خواہشات کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی میں ہی پورا کرنا شروع کر دیا اور عظیم اور عالیشان انقلاب کا پیش خیمہ بنا دیا۔

لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے بعد جزوی طور پر ریڈیو سے بھی استفادہ کا سلسلہ شروع کیا گیا اور پہلی مرتبہ ۱۹ فروری ۱۹۴۰ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اپنے عقائد کے بارہ میں تقریر بمبئی ریڈیو اسٹیشن سے پڑھ کر سنائی گئی۔ اسی طرح ۲۵ مئی ۱۹۴۱ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے لاہور ریڈیو اسٹیشن سے عراق کے حالات پر تبصرہ کے موضوع پر تقریر فرمائی جسے دہلی اور لکھنؤ کے ریڈیو سٹیشنز نے بھی نشر کیا۔غرض یہ سلسلہ جزوی صورت میں چلتا رہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بابرکت دور کی جوبلی کے موقع پر جماعت نے مستقل ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی کوشش کی لیکن اس وقت حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا۔

جماعت پر ۱۹۸۴ء کا مشکل دور آیا جس کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو انگلستان ہجرت کرنی پڑی۔اس ہجرت کے دور میں خلیفۂ وقت کی آواز تمام افراد تک پہنچانے کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آڈیو کیسٹس کا مربوط نظام شروع کیا تا کہ افرادِ جماعت خلیفۂ وقت کے بابرکت کلمات کو براہ راست سن سکیں۔تاہم یہ نظام بھی بے پناہ محنت اور بے تحاشا خرچ کے باوجود جماعت کے صرف کچھ حصہ کو فائدہ پہنچا پاتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے بعد خلیفۂ وقت اور افرادِ جماعت میں جو ایک دیوار حائل کرنے کی کوشش کی گئی اور جماعت کے اشاعت و تبلیغِ اسلام کے منصوبوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی اور مستقل ریڈیو سٹیشن وغیرہ کے منصوبے پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ریڈیو سے بہت بڑھ کر بہت عالی شان ، بہت وسیع اور ہمہ گیر نہ صرف آواز بلکہ تصویر کے ہمراہ ٹیلی مواصلات پر مشتمل نظام عطا فرمایا جسے ایم ٹی اے یعنی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کہا جاتا ہے۔جس کے ذریعہ قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان سلف کی قدیم پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ابن مریم ایک نئے رنگ میں آسمان سے نازل ہوا اور گھر گھر میں دیدارِ عام کا مژدہ سنایا گیا اور امامِ وقت کے پاک اور مطہر ارشادات براہ راست لوگوں کے دلوں کو پاک کرنے لگے۔

سامعین کرام ! قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاسۡتَمِعۡ یَوۡمَ یُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّکَانٍ قَرِیۡبٍ○ یَّوۡمَ یَسۡمَعُوۡنَ الصَّیۡحَةَ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ یَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ○ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیٖ وَنُمِیۡتُ وَاِلَیۡنَا الۡمَصِیۡرُ○

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اور غور سے سُن ! جس دن ایک پکارنے والا قریب کے مقام سے پکارے گا ۔جس دن وہ ایک ہولناک برحق آواز سُنیں گے۔ یہ نکل کھڑے ہونے کا دن ہے۔ یقینا ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ (سورہ قٓ آیت 42 تا 44)

ان آیات پر غور کرنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اِن میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے قیام کی خوشخبری دی گئی ہے۔قریب کھڑا ہونے والا پکارا نہیں کرتا۔اور بہت قریب سے پکارنے والا دراصل دُور ہوتا ہے۔ پس مکان قریب سے پکارنا ٹیلی فون ، ٹیلی ویژن ، انٹرنیٹ ، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر پوری طرح صادق آتا ہے۔

سامعین کرام ! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی 1902 میں ایسے ہی الفاظ میں الہام ہوا : یُنَادِیۡ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ (بدر 19 دسمبر 1902ء تذکرہ صفحہ 426 الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ 1969ء) کہ ایک پُکارنے والا آسمان سے پُکارے

گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1897ء میں یہ الہام ہوا : اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِي (سراج مُنیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 83) کہ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ اِسی طرح آپؑ کو الہام ہوا : ’’خدانے ارادہ کیا ہے کہ تیرانام بڑھاوے اور تیرے نام کی خوب چمک آفاق میں دکھاوے‘‘

(الحکم مورخہ 9 ستمبر 1899ء صفحہ 5 کالم 3)

سامعین کرام ! وضاحت کی ضرورت نہیں کہ یہ تمام پیشگوئیاں mta کی طرف اشارہ کررہی ہیں۔

مواصلاتی سیارے کے ذریعہ یہ عظیم الشان سلسلہ ۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء کو شروع ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا خطبہ براعظم یورپ میں دیکھا اور سنا گیا۔ یہ پاک نظام اورآگے بڑھا اور ۷ جنوری ۱۹۹۴ء سے باقاعدہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی روزانہ سروس کا آغاز ہوا اور یورپ میں تین گھنٹے کے پروگرام نشر ہونا شروع ہوئے۔ ۱۹۹۴ء میں ہی جماعت احمدیہ امریکہ اور کینیڈا کی مشترکہ کاوشوں سے ارتھ سٹیشن کا قیام عمل میں آیا۔

اسی کی ایک شاخ کے طور پر ۱۹۹۵ء میں انٹرنیٹ پر احمدیہ ویب سائٹ بھی قائم ہوئی اور ۱۹۹۶ء میں اس نے حضور انور کا خطبہ جمعہ نشر کرنا شروع کردیا اور یکم اپریل ۱۹۹۶ء سے ہی MTA کی 24 گھنٹے سروس شروع ہوئی۔

غرض یہ انتہائی بابرکت نظام امامِ وقت کے زیر سایہ مختلف ترقیات کی منزلیں طے کرتا چلا گیا۔

گو MTA کا مبارک پودا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں لگا اور اس نے بہت ترقی پائی۔ اور اسی طرح اب ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں خلافت کی برکات کو عام کرنے میں اس نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ خلافت خامسہ کا یہ بابرکت دَور جماعت احمدیہ کے لیے ایک انقلاب آفریں دَور ہے۔ اور انقلاب کے آثار بہت نمایاں نظر آنے لگے ہیں۔ ٹیلی ویژن، ٹیلی فون، انٹرنیٹ، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ کیا عرب اور کیا عجم دُنیا کے کونے کونے میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کے سامان اللہ جلّ شانہٗ نے بہم فرمادیئے ہیں۔ MTA کے ذریعہ پوری دُنیا میں شاندار رنگ میں دعوت وتبلیغ کا کام دیکھ کر مخالفین کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے ہیں۔ اور وہ بے ساختہ چیخ اُٹھے ہیں کہ یہ کیا ہورہا ہے؟ یہ کیا ہورہا ہے؟

MTA کے اِجراء پر اُس وقت پاکستان سے ایک شخص نے لکھا تھا کہ مرزا طاہر احمد کو حکومت نے ملک سے نکال دیا۔ لیکن اب تو وہ ہمارے بیڈ روم میں گھس آیا ہے۔ اے بوکھلائے ہوئے مخالفین احمدیت کان کھول کر سنو حضرت مرزا طاہر احمد کے ساتھ ساتھ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تمہارے گھروں میں داخل ہوگئے ہیں جسکو اب دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جسے بدلنا تمہارے بس کی بات نہیں۔

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا
پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دُشمنِ بد نَوا
دو قدم دُور دوتین پَل جائے گی

سامعین کرام ! مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل خلافت احمدیہ کا وہ شیریں ثمر ہے کہ جس کے فیوض و برکات آج جماعت احمدیہ بہت اچھی طرح مشاہدہ کر رہی ہے۔ اس شیریں ثمر کا مزہ لازوال اور اس کی رُوح میں اُترنے والی حلاوت بے مثال ہے۔ کاش مجھے وہ الفاظ مل سکتے کہ اس کے کردار کی صحیح عکاسی میں آپ کے سامنے کرسکتا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس الہام کو پورا کرنے میں کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ بے حد اہم اور خاص رول ادا کر رہا ہے۔ آج دُنیا کا کوئی ملک ایم ٹی اے کی پکڑ سے باہر نہیں رہا۔ دُنیائے احمدیت کو آج ایم ٹی اے نے ایک شہر کے حکم میں کردیا ہے اور تمام احمدیوں کو یکجان بنادیا ہے۔ سامعین کرام خلافتِ خامسہ کے بابرکت دَور میں ایم ٹی اے نے جو ترقی کی ہے اس کی ایک جھلک آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

23/جون 2003ء سے ایم ٹی اے کی نشریات Asia Sat 3 پر شروع ہوگئیں اور دنیا کے آخری جزیرہ تاویونی میں بھی واضح سگنل موصول ہونے لگے۔

23/اپریل 2004ء کو وہ تاریخ ساز لمحہ آیا جب حضور انور نے اپنے دست مبارک سے یورپ اور مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کے لیے ایم ٹی اے اولیٰ کی نشریات کو on air جاری فرمایا۔ اِس طرح بیک وقت یوروپین زبانوں کے پروگراموں کو یورپ کے وقت کے لحاظ سے نشر کرنے اور پہلے چینل پر باقی دنیا کے لیے اُردو یا انگریزی کے پروگرام دکھانا ممکن ہوگیا۔ 23/مارچ 2006ء کو ایم ٹی اے کے نئے آٹومیٹڈ براڈ کاسٹ سسٹم کا افتتاح ہوا اس طرح تیزی سے بدلتی ہوئی براڈ کاسٹ ٹیکنالوجی کے شانہ بشانہ رہتے ہوئے Analogue ٹرانسمٹ سسٹم کو ڈیجیٹل کمپیوٹرائزڈ Server سسٹم میں بدل دیا گیا۔ اب خدا کے فضل سے MTA دنیا کے ماڈرن ترین سسٹمز میں شمار ہوتا ہے اور آئندہ آنے والی ہائی ڈیفینیشن ٹیکنالوجی سے بھی کمپیٹیبل ہے۔ 10/جولائی 2006ء سے انٹرنیٹ پر ایم ٹی اے 24 گھنٹے ایک مکمل ٹی وی چینل کے طور پر اپنی نشریات پیش کررہا ہے۔ اب ایم ٹی اے کی نشریات ڈش اینٹینا کے بغیر بھی بخوبی دنیا میں ہر جگہ دیکھی جاسکتی ہیں۔ فی الوقت دنیا میں بہت کم ایسے ٹی وی چینل ہیں جو اپنی تمام نشریات انٹرینٹ پر LIVE بطور مکمل ٹی وی چینل کے نشر کر رہے ہیں۔ اب 23 مارچ 2012 سے ہندوستان، پاکستان، بنگلا دیش، عرب مما لک میں نئے سیٹلائیٹ کے ذریعہ K.U. BAND کی چھوٹی ڈشوں پر M.T.A دیکھا جاسکتا ہے۔

23/مارچ 2007ء کو ایم ٹی اے العربیہ کا اجراء ہوا۔ اس چینل نے عرب دنیا میں ایک تہلکہ مچادیا ہے اور یہ چینل جس شان سے دین کا دفاع کررہا ہے اس سے سعید روحوں کی بھرپور توجہ احمدیت کی طرف ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس چینل کے اجراء سے عربوں کو ایسا عرفان نصیب ہوا کہ سینکڑوں کی تعداد میں بیعتیں ہورہی ہیں۔

سامعین کرام ! آج سے سینکڑوں سال قبل ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے M.T.A العربیہ کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی حدیث میں آتا ہے کہ

’’عن حذیفه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا كان عند خروج القائم ينادى منادمن السماء۔ ايها الناس قطع عنكم مدة الجبارين وولى الامر خير امه محمد فالحقوا بمكه فيخرج النجباء من مصر والابدال من الشام و عصائب العراق رهبان بالليل ليوث بالنهار۔

(بحارالانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۰۴۔ از شیخ محمد باقر مجلسی۔ داراحیاء التراث العربی۔ بیروت)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:۔

’’امام مہدی کے ظہور کے وقت ایک منادی آسمان سے آواز بلند کرے گا کہ اے لوگو! جابروں کا دور تم سے ختم کردیا گیا ہے اور امت محمدیہ کا بہترین فرد اب تمہارا نگران ہے۔ اس لئے مکہ پہنچو۔ یہ سن کر مصر کی سعید روحیں اور شام کے ابدال اور عراق کے بزرگ اس کی طرف نکل پڑیں گے۔ یہ لوگ راتوں کے راہب اور دنوں کے شیر ہوں گے۔

سامعین کرام ! دراصل اس حدیث شریف میں خوشخبری دی گئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور میں M.T.A العربیہ کے ذریعہ خلیفہ وقت کی پرشوکت آواز سن کر مصر کی سعید روحیں اور شام کے ابدال اور عراق کے بزرگ اس کی طرف نکل پڑیں گے۔ سامعین کرام آج M.T.A العربیہ کی برکت سے عربوں کی کایا پلٹ گئی ہے اور عرب لوگ تیزی کے ساتھ آغوش احمدیت میں چلے آرہے ہیں۔ اللہ اللہ! یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور میں کس طرح حرف بہ حرف پوری ہورہی ہے۔ الحمدللہ۔

سامعین کرام ! MTA3 العربیّہ کے بارے میں عربوں کے جو تأثرات ہیں اُن میں سے چند ایک آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو بے حد ایمان افروز ہیں۔ اِن آراء کے بغیر MTA3 العربیّہ کی قدروقیمت کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔

(1) مکرم ابوخمیس صاحب آف فلسطین نے کہا:
’’پیارے احمدی بھائیو! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے متعلق سنا اور اب آپ کا چینل دیکھتا ہوں۔ آپ کا اسلام کی تبلیغ کا انداز بالکل منفرد ہے۔ میرے دینی بھائیو میں بھی اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔‘‘

(2) حسن عابدین صاحب نے شام سے لکھا :
’’مَیں تمام عرب بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جلدی بیعت کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی تجلّیات کا مشاہدہ کریں۔ اُن کے لیے اِن نورانی چہروں پر نظر ڈالنا ہی کافی ہونا چاہئے جو سٹوڈیو میں موجود ہیں اور جو اسلام مخالِف چینل ’’الحیاۃ‘‘ کے خلاف ننگی تلواریں ہیں اور جو اسے حیات چینل کی بجائے موت کا چینل بنادیں گے انشاء اللہ۔‘‘

معزّز سامعین ! وقت کی رعایت سے سینکڑوں میں سے صرف دو تأثرات بیان کیے ہیں اللہ کے فضل سے جماعت کو mta-3 العربیہ کے ذریعہ سے 24 گھنٹے عربی میں پروگرام پیش کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ mta3 عربوں میں بے حد مقبول ہورہا ہے۔ اور عربوں کے احمدیت میں داخل ہونے کا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

موجب بن رہا ہے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

’’یہ ایم ٹی اے 3 کا جو چینل ہے یہ بھی خدائی تائیدات کا ایک نشان ہے اور یہ چیزیں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب اسلام اور احمدیت کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرائے گا ......اللہ کرے کہ ہم دُعاؤں کی طرف توجہ دیتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوتے ہوئے اس کا فضل مانگتے ہوئے ان ترقیات کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن جائیں۔‘‘

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

’’جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامات کے ذریعہ جماعت کی ترقی کی خبریں دیں اور آپؑ کو یقین سے پُر فرمایا کہ یقیناً آپ کا غلبہ ہونا ہے ......لیکن اس کے لیے دُنیاوی سامان بھی ہوتے ہیں اور یہ سامان بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے اور فرماتا رہا ہے اور اب بھی فرما رہا ہے۔ آپؑ نے اپنے زمانہ میں جو کتب لکھیں اور ان کی اشاعت کی ، بلکہ ایک خزانہ تھا جو کہ دِیا اور دُنیا کے سامنے پیش فرمایا وہ بھی اس غلبہ کے لیے ایک ذریعہ تھا۔ اور اب اس زمانہ میں اس خزانہ کو MTA کے ذریعہ دُنیا تک پہنچانے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں۔ پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جاری کردہ آپؑ کی خلافت کے نظام کی برکات ہیں ان کو دکھانے کا ذریعہ بھی MTA کو بنایا۔ پس MTA اُن سامانوں میں سے ایک سامان ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچایا اور پہنچا رہا ہے۔ اور اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ اس زمانہ کی ایجادات کا اگر صحیح استعمال ہو رہا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ اس وقت MTA کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین اسلام کا اُن دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیئے۔ پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لیے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے جو اُن مقاصد کو لیکر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد تھے‘‘

❁ فرمایا: ’’جو ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے اس لیے اس سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۲۰۰۸)

خلافت خامسہ کے بابرکت دَور میں کتب ولٹریچر کی غیر معمولی اشاعت

سامعین کرام! پریس بھی اس زمانہ کی ایجادات میں سے ایک بے حد مفید ایجاد ہے جس نے طباعت میں غیر معمولی سہولت پیدا کردی ہے۔ لیکن اب نشرواشاعت کے جدید سائنسی ذرائع اپنی بلندیوں کو چُھو رہے ہیں۔ اِدھر کتاب چھپی اور اُدھر انٹرنیٹ کے ذریعہ پوری دُنیا میں پھیل گئی۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دَور میں کتب ولٹریچر کی اشاعت کا کام غیر معمولی رفتار پکڑ چکا ہے۔ کروڑوں کی تعداد میں کتب ولٹریچر کی اشاعت ہو رہی ہے اور جماعتی ویب سائٹس کے ذریعہ سے پوری دُنیا میں اُن سے اپنے اور بیگانے سبھی فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دَور میں جس کثرت سے کتب ولٹریچر کی اشاعت ہوئی ہے خاکسار صرف گزشتہ چند سالوں کے اعداد وشمار بطور نمونہ کے پیش کرتا ہے۔

❖ جلسہ سالانہ سال 2008 کے موقع پر حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

الحمدللہ اب تک 11 ممالک میں پریس قائم ہو چکے ہیں جن میں گھانا ، نائیجیریا ، تنزانیہ، سیرالیون ، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور برکینا فاسو وغیرہ شامل ہیں۔ فرمایا :۔ 45 ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق 621 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز 31 زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد 21 لاکھ 24 ہزار 367 ہے۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ 75 کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

❖ جلسہ سالانہ سال 2009 کے موقع پر حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

مجموعی طور پر 40 ممالک سے 523 کتب ، پمفلٹس اور فولڈرز 31 زبانوں میں شائع کی گئی ہیں اور ان کی کل تعداد 24 لاکھ 86 ہزار ہے۔ 25 زبانوں میں منتخب آیات ، منتخب احادیث اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی CD بنائی جا رہی ہے۔ جس میں سے اکثر تیار ہوگئی ہیں۔ علاوہ ازیں 1159 ٹی وی پروگرامز کے ذریعہ دس کروڑ سے زائد لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ فرمایا : احمدیہ ریڈیو سٹیشن بھی کئی ممالک میں کام کر رہے ہیں ان کے ذریعہ بھی بہت سے لوگ بیعتیں کر رہے ہیں۔

❖ جلسہ سالانہ سال 2010 کے خطاب میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

55 ممالک کی موصولہ رپورٹ کے مطابق 568 مختلف کتب، پمفلٹس ،فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے ہیں۔ جن کی کل تعداد 38 لاکھ 30 ہزار 602 ہے۔

❖ جلسہ سالانہ سال 2011 کے خطاب میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

549 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد 76 لاکھ 78 ہزار 844 ہے۔

جلسہ سالانہ سال 2012 کے خطاب میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

60 ممالک سے موصولہ رپورٹس جو ہیں ان کے مطابق 569 مختلف کتب وپمفلٹس فولڈرز وغیرہ 45 زبانوں میں طبع ہوئے ہیں جن کی تعداد 52 لاکھ 74 ہزار 5 سو چوبیس ہے۔

نیز فرمایا! اس سال فضل عمر پریس قادیان جو ہے اس کو تو نئی مشینیں بھجوائی گئی ہیں اور وہاں بہت عمدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں اور دوسری کتابیں شائع ہو رہی ہیں بلکہ ہارڈ بائنڈنگ اور دوسرے اینڈورسنگ کی سب مشینیں وہاں ہیں اور تقریباً 80/85/90 فیصد کام وہیں ہو رہا ہے۔۔

نیز فرمایا: لیف لیٹس فلائرز کی تقسیم کا کام بھی جو سپرد کیا گیا تھا ۔۔اس کے ذریعہ سے امریکہ میں گذشتہ دو سالوں میں 23 لاکھ 93 ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے ہیں اور اس طرح ریڈیو ٹیلی ویژن اخبارات کے ذریعہ سے اور ویب سائٹس کے ذریعہ سے 70 ملین افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ کینڈا والوں نے اس سال 4 لاکھ 24 ہزار فلائرز تقسیم کئے 85 ملین سے زائد افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ جرمنی میں اب تک 3 ملین سے زائد لیف لٹس تقسیم ہو چکے ہیں۔ یعنی 30 لاکھ ۔ وہاں مختلف ذرائع سے 30 ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچ چکا ہے۔ سویڈن میں 3 لاکھ 50 ہزار فلائرز تقسیم کیے گئے ۔ 2 ملین سے اوپر افراد تک پیغام پہنچ گیا ہے۔۔۔۔ ٹرینڈاڈ میں 4 لاکھ گیانا میں 30 ہزار اسی طرح مختلف ممالک میں ناروے میں 2 لاکھ سے اوپر اڑھائی لاکھ سے اوپر بلجیم 4 لاکھ سے اوپر ہالینڈ 5 لاکھ بلکہ 6 لاکھ اسپین وغیرہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح باقی ممالک میں بھی۔ دنیا کے ہر ملک میں تقسیم ہو رہے ہیں۔ اور کروڑوں آدمیوں تک اب جماعت احمدیہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیغام پہنچ چکا ہے۔

سامعین! سمندر میں سے صرف ایک قطرہ آپ کے سامنے رکھا ہے۔ تفصیل کے لیے جماعتی ویب سائٹ الاسلام دیکھا جاسکتا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشاد اور رہنمائی کے نتیجہ میں ’’الاسلام‘‘ جو جماعت احمدیہ کی آفیشل ویب سائٹ ہے اس کے علاوہ 14 اور Affiliated Websites ہیں اور 34 ممالک کے جماعتی ویب سائٹز ان ممالک کے علاقائی زبانوں میں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کے ذیلی تنظیموں کی 5 ویب سائٹز اس وقت انٹرنیٹ کے ذریعہ دنیا کو حقیقی اسلام کی حسین تعلیمات سے روشناس کرا رہی ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

’’جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا لٹریچر اور تبلیغ کا ہر ذریعہ اختیار کرنا چاہئے......صرف مرکزی سطح پر نہیں بلکہ ہر ریجن میں، ہر شہر میں ہر اُس علاقے میں جہاں احمدی بستے ہیں یا نہیں بستے ایک تعارفی پمفلٹ چھوٹا سا پہنچ جانا چاہئے اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا دوسرے الیکٹرانک ذرائع کا استعمال کریں۔‘‘

(الفضل 12 رجنوری 2006)

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

’’آج خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کو نشر کرنے کے اور اسلام کو مخالفین کے جواب دینے کے پہلے سے بڑھ کر ذرائع مہیا فرمادیئے ہیں جو تیز تر ہیں۔ کتابیں پہنچنے میں وقت لگتا تھا اب تو یہاں پیغام نشر ہوا اور وہاں پہنچ گیا۔ یہاں کتاب پرنٹ ہوئی اور دوسرے end سے نکالی گئی۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب، قرآن کریم اور دوسرا اسلامی لٹریچر انٹرنیٹ کے ذریعہ، ٹی وی کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جو تیزی میڈیا میں آج کل ہے آج سے چند دہائیاں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ جدید ایجادات اس زمانہ میں ہمارے لیے مہیا فرمائی ہیں۔ ہمارے لیے یہ مہیا کر کے تبلیغ کے کام میں سہولت پیدا فرمادی ہے اور ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہیئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے، ان سہولتوں

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji
Ph.: 08479-240269, 09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
& AUTO ELECTRICALS
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Battery Re-build & all Vehicles Automobiles, Electrical Job work undertaken
Opp. S.B.H., B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Dt. Yadgir, Karnataka

سے غلط قسم کے فائدے اُٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اُٹھائیں۔ ان کو کام میں لائیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 ر اکتوبر 2010)

حضرات موبائل فون، آئی فون، اینڈرائڈ فونز بھی آج کے دور کی ایک معروف اور بے حد مفید ایجاد ہے۔ لیکن دیکھا جائے تو موبائل فون کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں بہت سے معاشرتی مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ گھنٹوں بچے بھی اور نوجوان بھی SMS کرتے نظر آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ یو کے 2012 کے موقعہ پر مستورات سے خطاب میں فرماتے ہیں:

الیکٹرانک رابطوں کے ذریعہ سے تمام دنیا ایک ہو چکی ہے۔ ان رابطوں کے ذریعے جن میں موبائل شامل ہیں، انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں اور اب تو موبائل فونوں میں بھی انٹرنیٹ مہیا ہونے لگ گئے ہیں، اور اکثر بچوں نے بھی پکڑے ہوتے ہیں۔ نوجوانوں نے بھی پکڑے ہوتے ہیں، لڑکیوں نے بھی اور لڑکوں نے بھی، جن کو یہ پتہ ہی نہیں کہ ان کا جائز استعمال کیا ہے اور ناجائز استعمال کیا ہے۔ شوق میں کرتے رہتے ہیں اور پھر بعض دفعہ ناجائز استعمال کی عادت پڑ جاتی ہے اور اسی طرح مختلف اور بیہودہ چیزیں بھی ہیں۔ ان چیزوں نے نیکیوں سے زیادہ برائیاں پھیلانے کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ پس والدین کو اپنے بچوں کے بارے میں یہ بھی علم ہونا چاہیئے کہ جب ان کے ہاتھوں میں موبائل پکڑا دیتے ہیں اور نئی قسم کے موبائل پکڑا دیتے ہیں جس میں ہر قسم کی اپلیکیشن وغیرہ مہیا ہیں تو پھر ان پر نظر بھی رکھنی چاہئے۔ کیونکہ بعض دفعہ شکایات آتی ہیں یہ سوچتے ہی نہیں اور پھر بعد میں پتہ چلتا ہے کہ ہماری لڑکیاں بھی اور لڑکے بھی ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پس ان برائیوں کے خلاف ہمیں بھی آج جہاد کی ضرورت ہے جو انٹرنیٹ اور ٹی وی وغیرہ اور دوسرے ذریعے سے دنیا میں پھیلائی جا رہی ہیں۔

غرض ان ایجادات کے لغو اور نقصان دہ پہلوؤں سے بچتے ہوئے ان کے مفید استعمال اور علم میں اضافے کے لیے استعمال کی تلقین کرتے ہوئے حضور انور فرماتے ہیں:۔

’’جس حد تک ان لغویات سے بچا جا سکتا ہے بچنا چاہیئے اور جو اس ایجاد کا بہتر مقصد ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ علم میں اضافے کے لیے انٹرنیٹ کی ایجاد کو استعمال کریں۔‘‘

(خطبہ ۲۰ راگست ۲۰۰۴ء)

(الفضل ۱۲ راکتوبر ۲۰۰۴ء)

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

’’ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کوئی محدود طاقت والا نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے کہ نبی کے زمانہ میں بھی نبی سے کیے گئے تمام وعدے اور فتوحات کو اس زمانہ میں اور اس کی زندگی میں پورا کر دے تو کر سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بعد میں آنے والے بھی ان فتوحات اور انعامات سے حصہ لینے والے بن جائیں۔ پس اس زمانہ کے تیز وسائل ہمیں اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ ان کا صحیح استعمال کریں۔ انہیں کام میں لائیں اور صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زمانہ کے امام کے معین و مددگار بن جائیں۔ اور مددگار بن کر اس کے مشن کو پورا کرنے والے ہوں۔ تیز رفتار وسائل اس طرف توجہ مبذول کروا رہے ہیں کہ ہم اس تیز رفتاری کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتے ہوئے اس کے دین کے لیے استعمال کریں.... آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے پاس آج کل کے وسائل اور جدید طریقے موجود نہیں تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے تبلیغ اسلام کا حق ادا کر دیا۔ آج کل ہمارے پاس یہ طریقے موجود ہیں اور آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کے زمانہ میں یہ مقدر تھے.... یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ جدید ایجادات اس زمانہ میں ہمارے لیے اس نے مہیا فرمائی ہیں۔ ہمارے لیے یہ مہیا کر کے تبلیغ کے کام میں سہولت پیدا فرما دی ہے۔ اور ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں۔ ان کو کام میں لائیں۔ اور اگر اُس گروہ کا ہم حصہ بن جائیں جو مسیح محمدی کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔‘‘

آپ مزید فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وقت کی چند ایجادات کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔ آج دیکھیں سیٹلائٹ، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ نے اس میں مزید وسعت پیدا کر دی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 12 / اکتوبر 2007ء)

آخر پر خاکسار حضور پُرنور کے دو ارشادات گرامی پڑھ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہے۔ سیدنا حضور 27 مئی 2008 کو خلافت جوبلی کے خطاب میں فرماتے ہیں :۔

’’خلافت خامسہ کے انتخاب اور بیعت کے نظارے MTA نے تمام دنیا کو دکھائے......خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت دُنیا نے دیکھا کہ کس طرح جماعت نے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر وحدت کا مظاہرہ کیا......آج پاکستان میں ملاّں جماعت کے خلاف اس لیے جلسے کر رہے ہیں کہ جماعت کی اکائی اور ترقی ان کو برداشت نہیں۔ یہ حسرتیں اب ان لوگوں کا مقدر بن چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی ہوائیں بڑی شدت سے جماعت کے حق میں چل رہی ہیں۔ انشاء اللہ ان لوگوں کی تمام آرزوئیں اور کوششیں ہوا میں بکھر جائیں گی۔

اے دشمنان احمدیت! مَیں تمہیں دوٹوک الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیّت ہو تو آؤ اور مسیح محمدی کی غلامی قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ۔ ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کر سکو گے۔ تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کر سکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکّر نہ لو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔‘‘

(خطاب بر موقع ۲۷ رمئی ۲۰۰۸)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کی ترقی اور فتوحات کی خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

’’یہ دَور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں، انشاء اللہ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دَور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے...... میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دَور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دَور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے۔ اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رُکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے بڑھتا رہے گا۔‘‘

سامعین کرام ! اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں جماعت کی فتوحات اور غلبے کے دن دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پورے اخلاص اور وفا کے ساتھ خلافت سے چمٹے رہنے اور اس کے ہر حکموں اور ارشادات پر والہانہ لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

❀❀❀

خریداران بدر سے ضروری گزارش

خریداران ہفت روزہ بدر سے گزارش ہے کہ جن خریداران کا چندہ بدر بقایا ہے وہ اولین فرصت میں ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ رقم بھجوانے کے ذرائع۔

۱۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بذریعہ آن لائن یا بنک ڈرافٹ رقم بھجوا سکتے ہیں۔

یا

State Bank of India
The Weekly Badr Qadian
A/C. 10776119612, Branch Code 1571
International Swift Code: SBININBB274

۲۔ آن لائن یا بذریعہ ڈرافٹ رقم بھجوانی ہو تو اصل بینک سلپ یا ڈرافٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۳۔ رقم ادا کرنے کے معاً بعد منیجر بدر کو چندہ کی ادائیگی اور خریدار نمبر کے ساتھ اطلاع دیکر ممنون فرمائیں تا آپ کے کھاتہ میں رقم کا اندراج ہو سکے اور آپ کا حساب درست رہ سکے۔

خریداران بدر اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ چندہ بدر خریدار پر بدر کا ایک قرض ہے اس کی ادائیگی بروقت کرنا اخلاقی فرض ہے۔ لہذا خصوصی توجہ اور تعاون دیکر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(منیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

مالی قربانی کا عظیم ذریعہ تحریک جدید

نویدالفتح شاہد۔مربی سلسلہ

تیرھویں صدی کے بعد مسلمانوں کی اصلاح کا بظاہر کوئی سامان دکھائی نہ دے رہا تھا۔اور بمطابق پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ یہود سے بھی بڑھ کر فاسق ہوگئے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب چاروں طرف سے دین اسلام پر پے درپے حملے کیے جارہے تھے۔دین کا علم وایمان زمین سے مفقود ہوکر دور ثریا پر جاچکا تھا اور اسلام صرف نام کا باقی رہ گیا تھا۔ حضرت رسول مقبول ﷺ نے عالم اسلام کی اس زبوں حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے بیان فرمایا تھا۔

لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَآؤُھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ (مشکوٰۃ باب العلم)

ترجمہ: اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن مجید کا صرف نقش رہ جائے گا۔ اُس وقت مسجدیں آباد ہوں گی اس لحاظ سے کہ بہت عمدہ بنی ہوئی ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔نمازی اُن میں نہیں ہوں گے۔اور اُس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔‘‘

ایسی ہی نازک گھڑی میں حق وصداقت سے برگشتہ دنیا کو حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی عطا کردہ توحید کے جھنڈے تلے جمع کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام مصلح آخرالزماں کو بھیجا جن کی بعثت گویا آنحضرت ﷺ کی بعثت ہے۔ اُس مصلح آخرالزمان مسیح موعود ومہدی معہود کا اسم گرامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی بعثت کا اعلان کرنے کے بعد تمام دنیا کو ان الفاظ میں دعوت دی کہ

قوم کے لوگو ! اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
صدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ایسی حالت میں ہوئی ہے کہ چاروں طرف سے اسلام پر مذہبی حملے ہورہے تھے اور مسلمانوں کی حالت نہایت ناگوار تھی۔ اِسلام کی خدمت کا بیڑا کوئی اُٹھانے کو تیار نہ تھا۔ چنانچہ اِسی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں کہ:

مے سزد گرخوں ببارد دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالیٔ اِسلام و قحط المسلمیں
دینِ حق را گردش آمد صعبناک و سہمگیں
سخت شورے اوفتاد اندر جہاں از کفر وکیں

ترجمہ: اسلام کی پریشان حالی اور مسلمانوں کے زوال پر اگر ہر دیندار کی آنکھ خون کے آنسو بہائے تو اس کیلئے روا ہے۔ دین حق کو ایک مشکل اور خوفناک مصیبت نے گھیر رکھا ہے۔اور دنیا میں کفر اور دشمنی کی وجہ سے سخت شور برپا ہے۔ چنانچہ ایسی ہی نازک گھڑی پر جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوتِ اسلام اور تبلیغ حق کیلئے آسمانی مہم کا آغاز فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدے کے عین مطابق تمام دنیا کو ایک نوید سنائی کہ:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کردیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھادے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو ! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کرلو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔‘‘

(تجلیات الٰہیہ ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۰۹۔۴۱۰)

اِدھر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خوشخبری دے رہا تھا اُدھر معاندین ومخالفین آپ علیہ السلام کے نام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا گھناونا پروگرام بنارہے تھے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے کہا:

’’مسلمانوں سے ہوسکے تو مرزا صاحب کی کل کتابیں سمندر میں نہیں کسی جلتے ہوئے تنور میں جھونک دیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مورخ تاریخ ہند یا تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے۔‘‘ (الحکم ۱۸ جون ۱۹۰۸ء)

مخالف و نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ وسعی کو محض اپنے فضل سے زمین کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

’’خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچادے گا۔ میں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی او رنامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا۔ اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے ......اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(مجموعہ اشتہار۔جلد اوّل صفحہ ۱۰۲۔۱۰۳)

نیز فرمایا:

’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۶۰)

ایک اور مقام پر فرمایا کہ

’’سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اُس تازگی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ وہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ (فتح اسلام صفحہ ۱۵)

قارئین کرام!

حضرت اقدس علیہ السلام نے تمام دنیا کو دعوتِ اسلام دی ، مخالفین کے غلط عقائد کا رد فرمایا وہ پسپا ہوئے ان کو مقابلے کیلئے دعوت دی مگر کوئی بھی مرد میدان نہ بن سکا۔ کیا خوب فرمایا

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

نیز فرمایا:

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۲۔۲۲۵)

لاریب جری اللہ فی حلل الانبیاء نے تبلیغ اسلام کا حق ادا کر دکھایا ، علم اسلام کو تابڑ توڑ مخالفت کے باوجود اکناف عالم میں بڑے شدومد کے ساتھ لہرایا اور اپنی زندگی میں خدمتِ اسلام کی تخم ریزی کرکے آپ علیہ السلام اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ آپ کی وفات کے بعد اس تخم کی آبیاری آپ علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ ہوتی رہی اور ہورہی ہے۔ اور اب یہ ایسا تناور درخت بن چکا ہے جس کے شیریں ثمرات سے دنیا مستفید ہورہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب بشارت دی تھی کہ،

’’دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا ۔میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کو آگے سے آگے رواں دواں کرنے کے لئے آپ علیہ السلام ہی کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے خلافت کا نظام جاری کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ

’’میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘

(الوصیت صفحہ ۸ سن اشاعت ،فروری ۱۹۸۱ء قادیان)

چنانچہ وعدہ الٰہی کے عین موافق قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا اور شروع سے لیکر تا حال مخالفت کی آندھی اور طوفان بے تمیز کے درمیان جماعت احمدیہ کی کشتی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ خلافت احمدیہ کی قیادت میں آگے سے آگے بڑھتی ہوئی کامیابی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔ تاریخ احمدیت کا ایک باب ایسی ہی مخالفت اور نہایت نازک گھڑی سے پر ہے۔ جب احراری پارٹی اپنے مذموم عزائم اور لاؤلشکر کے ساتھ جماعت احمدیہ کو مٹانے کا زعم لیکر اٹھی تھی اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے دعوے کررہے تھے۔ اس تاریخی پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیان فرماتے ہیں کہ۔

’’یہ وہ دن تھے جب ابھی فضا میں احرار کے ان دعووں کی آواز گونج رہی تھی کہ ہم منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔ اور قادیان کو اس طرح مسمار کردیں گے کہ وہاں قادیان کا نام ونشان تک باقی نہیں رہے گا۔ اور ایک وجود بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام لینے والا ہو۔ فضاؤں میں بہت ارتعاش تھا اور احمدیوں کی طبیعت میں بھی ایک ہیجان تھا۔ ایک جوش تھا اور ایک ولولہ تھا۔ جتنی قوت کے ساتھ جماعت کو دبانے کی کوشش کی جارہی تھی ۔ اتنے ہی زور کے ساتھ یہ جماعت اچھلنے کیلئے تیار بیٹھی تھی ۔ ایک آواز کا انتظار تھا یعنی خلیفۃ المسیح کی آواز کا کہ وہ جس طرح چاہیں جس طرف چاہیں قربانیوں کیلئے بلائیں لیکن دل سینوں میں اچھل رہے تھے کہ کب یہ آواز بلند ہو اور کب ہمیں آگے بڑھ کر نحن انصار اللہ کہنے کی توفیق عطا ہو‘‘۔

(خطبہ جمعہ ۵ نومبر ۱۹۸۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت کے حالات کا نقشہ یوں کھینچا اور فرمایا

’’آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ وقت بہت نازک ہے ۔ ہر طرف سے مخالفت ہورہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے........ آخر ہم نے کیا قصور کیا ہے ملک کا یا حکومت کا کہ ہم سے یہ دشمنی اور عناد کا سلوک روا رکھا جارہا ہے؟........ ہم کسی کے گھر پر حملہ آور نہیں ہوئے۔ حکومت سے اس کی حکومت نہیں مانگی ، رعایا سے اس کے اموال نہیں چھینے بلکہ مساجد ان کے حوالے کردیں۔ اپنی بیش قیمت جائیدادیں ان کو دے کر ہم میں سے بہت سے لوگ قادیان میں آگئے کہ امن سے خدا کا نام لے سکیں۔ مگر پھر بھی ہم پر حملے کیے جاتے ہیں اور حکومت بھی ہمارے ہاتھ باندھ کر ہمیں ان کے آگے پھینکنا چاہتی ہے اور کوئی نہیں سوچتا کہ ہمارا قصور کیا ہے؟

(خطبہ جمعہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۶)

ایسے ناگزیر حالات میں حضورؓ نے غیر معمولی قربانی کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

''غرض یہی نہیں کہ واقعات نہایت خطرناک پیش آرہے ہیں بلکہ بعض باتیں ایسی ہیں جو ہم بیان نہیں کرسکتے۔۔۔تو سلسلہ کے خلاف ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں کہ جو میری ذات کے سوا کسی کو معلوم نہیں ۔۔۔تو میں سمجھتا ہوں کہ وقت ایسا ہے کہ ہمیں اہم قربانی کی ضرورت ہے۔۔۔آج ہمارے جھنڈے کو گرانے کی بھی دشمن پوری کوشش کر رہا ہے اور سارا زور لگا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں جو جھنڈا دے گئے ہیں اُسے گرادے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اُسے اپنے ہاتھوں میں پکڑے رہیں اور اگر ہاتھ کٹ جائیں تو پاؤں میں پکڑ لیں اور اگر اس فرض کی ادائیگی میں ایک کی جان چلی جائے تو دوسرا کھڑا ہو جائے اور اس جھنڈے کو پکڑ لے۔۔۔یاد رکھو خدا تعالیٰ کیلئے مرنے والے کو کوئی مار نہیں سکتا۔''

(رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹ تا ۲۱ اپریل ۱۹۳۵)

اس شاندار پرشوکت آواز پر لبیک کہنے والے مخلصین جماعت اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار تھے۔ دشمنوں کے دبانے پر اچھلنے کیلئے سعی کر رہے تھے۔ ایک موتی کی مانند حوادث کی آندھی میں پلنے والے احباب جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے منتظر تھے۔ تب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خدا تعالیٰ کے اذن سے اور واضح اشارہ والقاء سے ۱۹۳۴ میں ''تحریک جدید'' کے نام سے ایک آسمانی و الٰہی تحریک کا اعلان فرمایا۔ اس تحریک کے آفاقی ہونے کے بارہ میں آپؓ از خود فرماتے ہیں کہ

''میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ''تحریک جدید'' جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کردیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔(خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء)

نیز فرمایا: ''اللہ تعالیٰ میری زبان پر خود بخود اس سکیم کو جاری کرتا گیا اور میں نے سمجھا کہ میں نہیں بول رہا بلکہ میری زبان پر خدا بول رہا ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

ایک اور مقام پر فرمایا کہ

''یہ مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کرسکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ خیال مت کرو کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔ میں اگر مر بھی جاؤں تو وہ دوسرے سے یہی کہلوائے گا اور اس کے مرنے کے بعد کسی اور سے۔ بہرحال چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرالے۔

(خطبہ جمعہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء)

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس الٰہی تحریک کا آغاز بڑے زور کے ساتھ ہوا اور ساری دنیا پر محیط ہوگیا۔ اور اس تحریک کے ذریعہ بڑے بڑے مقاصد پورے ہوئے اور کیا دہریئے کیا بت پرست اور کیا تثلیث پرست ولا مذہب مختلف اقوام وملت تک توحید کا پیغام پہنچا۔ اور ملک ملک اور قریہ قریہ توحید کے جھنڈے اس الٰہی تحریک کے ذریعے بلند ہوئے۔ نئ زمین اور نیا آسمان عطاء ہوا۔ نفرت کی دیواریں گریں اور محبت کے پیغام پھیلے۔ ساری اقوام ملتِ واحدہ بننے کے نظارے دیکھنے لگی۔

تحریک جدید کے ذریعہ مالی قربانی پیش کرتے ہوئے تبلیغ اور تعلیم وتربیت کے کام کو وسعت دی گئی۔ اس تحریک کے اغراض ومقاصد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ۔

تبلیغ اور تعلیم وتربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔'' (تحریک جدید آغاز وپس منظر صفحہ ۸)

اور ایک مقام پر حضور نے فرمایا کہ

''تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے، ہمیں روپیہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم اور استقلال کی ضرورت ہے اور ہمیں ان دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعہ کا نام تحریک جدید ہے۔ تحریک جدید کو اس لیے جاری کیا گیا ہے تا کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہوجائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچا دیا جائے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف کردیں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں، تحریک جدید کو اس لیے جاری کیا گیا ہے تا کہ وہ عزم اور استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ تو تحریک جدید سے میری غرض جماعت میں صرف سادہ زندگی کی عادت پیدا کرنا نہیں بلکہ میری غرض انہیں قربانیوں کے تنور کے پاس کھڑا کرنا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے کام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے۔ تحریک جدید کے ذمہ یہ کام ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا۔ یہ مجلس اُس وعدہ کو پورا کرنے کیلئے جدوجہد کرے اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے۔ کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں۔ یہ کام بڑا ہی مشکل ہے۔ اس میں اندرونی رکاوٹیں بھی ہیں اور بیرونی رکاوٹیں بھی۔

(خطبہ جمعہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۹)

آغاز میں جب تحریک جدید کی تحریک کی گئی جماعت کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والوں نے تاریخ ساز قربانی کا نمونہ دکھایا اور

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ○

(التوبہ:۱۱۰) کے مضمون کو پورا کردکھایا۔ قربانی کرنے والوں میں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ بھی تھے اور ان کے تربیت یافتہ فدایان خلافت بھی موجود تھے۔ ان میں وہ بھی تھے جو کہ شمع خلافت پر قربان ہونے کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ان مخلصین کے غیر متزلزل ایمان کا تذکرہ کرتے ہوئے مستقل قربانی کرنے والوں کا ذکر یوں فرمایا کہ:

''بعد میں جب یہ بات اور کھل گئی کہ یہ تحریک تین سال کیلئے نہیں بلکہ مستقل اور ایسی عظیم الشان تحریک بننے والی ہے جس کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچنی تھی اور جس کے نتیجہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے زمین کے کناروں تک شہرت پانی تھی۔ تب بھی کوئی پیچھے نہیں ہٹا بلکہ قربانیوں میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ بزرگوں کا بھی یہی عالم تھا۔ امیروں کا بھی یہی عالم تھا۔ متوسط طبقے کے لوگ جو سلسلے کے کاموں سے براہ راست متعلق نہیں تھے ان کی بھی یہی کیفیت تھی اور غرباء کی بھی یہی کیفیت تھی۔ تمام جماعت کے ہر طبقے نے قربانی میں ایک ساتھ قدم اٹھایا ہے اور آج جب ہم اعداد وشمار پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ان کے تجزیے سے ہرگز یہ بات سامنے نہیں آتی کہ کسی طبقے نے زیادہ قربانی کی تھی اور کسی نے کم۔ امراء نے اپنی توفیق کے مطابق بہت بڑے بڑے قدم اُٹھائے۔ بڑی بلند ہمتوں کے ساتھ (دعووں کے ساتھ نہیں) وعدے لکھوائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو پورا کیا۔ اسی طرح غرباء اپنی توفیق کے مطابق بلکہ توفیق سے بڑھ کر اس میں شامل ہوئے۔(خطبہ جمعہ ۵ نومبر ۱۹۸۲ از خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ ۲۵۳)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے مولا کے حضور قربانیوں کے نذرانے پیش کرنے میں روز بروز بڑھتی رہی۔ قربانیوں کے بیج جو ہمارے بزرگوں نے بوئے تھے آج تناور درختوں کی شکل اختیار کرچکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم جگہ جگہ ان کے شیریں ثمرات مشاہدہ کررہے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶ نومبر ۲۰۱۱ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے مقاصد، اہمیت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

''جب مسلمانوں کا ایک گروہ احمدیت کو ختم کرنے کے بلند بانگ دعوے کررہا تھا تو حضرت مصلح موعودؓ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلانے کیلئے ایک تحریک کا اعلان کیا۔ اس پر احباب جماعت نے بچوں، عورتوں، مردوں نے لبیک کہا اور لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کی مثالیں قائم کیں۔ اور ان قربانیوں کے نتیجے میں آج ہم دنیا میں تحریک جدید کے پھل لگے ہوئے دیکھ رہے ہیں بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے پھلدار درخت بلکہ پھلوں سے لدے ہوئے درخت لگے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ جہاں مختلف لازمی چندوں اور دوسری تحریکات میں جماعت کے افراد قربانی کررہے ہیں۔ وہاں تحریک جدید میں بھی غیر معمولی قربانیاں ہیں۔ آج کل جبکہ دنیا مالی بحران کا شکار ہے تو یہ قربانیاں جو احمدی کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز کردیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ یاد آجاتے ہیں کہ جماعت کا اخلاص وصحت اور جوشِ ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔''

پس حضرت خلیفۃ المسیح کی اعلیٰ توقعات پر پورا اترنے کیلئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اپنے قدم کو تیز سے تیز تر کریں اور اس راہ میں قربانی کرنے والوں کی صف اوّل میں ہمارا شمار ہو۔

اس کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ضمن میں فرمایا کہ:

''اگر کوئی شخص ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دیتا ہے مثلاً اس کی ایک سو روپے آمد ہے تو وہ پچاس روپے لکھوا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو لکھ دیتا ہے تو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اُٹھا کر قربانی کی ہے۔

جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کرلیں۔ نادہندہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا۔ جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے۔

(خطبہ جمعہ ۶ دسمبر ۱۹۵۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی حیثیت کے مطابق محض للہ قربانی کرنے والے ہوں۔ آمین اور حضورؓ کے مندرجہ ذیل ارشاد کے مطابق لبیک کہتے ہوئے وعدہ جات کرنے اور اس کی ادائیگی کرنے والے ہوں۔ حضورؓ فرماتے ہیں کہ:

''اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض ومقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین وآسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کیلئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کیلئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے قربان کردو۔''

(پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ ۸)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 6 اکتوبر 2012ء بروز ہفتہ بمقام مسجد فضل لندن۔ قبل نماز ظہر **مکرمہ سیدہ قمر السلام صاحبہ** (آف شرلی۔ کرائیڈن) کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

مرحومہ 4 اکتوبر 2012ء کو بقضائے الٰہی 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا تعلق حضرت سید حسام الدین صاحب سیالکوٹیؓ اور حضرت سید میر حامد شاہ صاحبؓ کے خاندان سے تھا۔ بہت نیک، عبادت گزار اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: (1) مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب (آف آسنور کشمیر۔ انڈیا)

20 جون 2012ء کو سرینگر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مولوی حبیب اللہ لون صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت خواجہ عبد الرحمان ڈار صاحبؓ کے نواسے اور حضرت حاجی عمر ڈار صاحبؓ کے پڑنواسے تھے۔ آسنور کا سارا گاؤں انہیں بزرگوں کی تبلیغ سے احمدیت کی آغوش میں آیا تھا۔ بہت شریف النفس، صابر وشاکر، صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو آسنور جماعت میں صدر جماعت کے علاوہ ذیلی تنظیموں میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 4 نومبر 2011ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے مالی سال کا اعلان فرماتے ہوئے آپ کی معیاری قربانی کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ ضلع چکوال)

4 ستمبر 2012ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے چکوال میں پانچ سال تک مقامی صدر لجنہ اور پھر وفات تک ضلعی صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایک فرض شناس، بہت صابر وشاکر، اپنوں اور غیروں کا خیال رکھنے والی، ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔ ضرورت مند بچیوں کے رشتے طے کروانے میں بھی مدد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں آپ نے 2 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حفیظ بھٹی صاحب (انچارج ہومیو پیتھی۔ یوکے) کی ہمشیرہ اور مکرم راجہ عطاء المنان (مربی سلسلہ وکالت تصنیف) اور مکرم حافظ مظہر احمد طیب صاحب (مربی سلسلہ۔ ربوہ) کی ساس تھیں۔

(3) مکرم ظفر اقبال صاحب (آف ظفر الیکٹرونکس۔ ربوہ)

14 ستمبر 2012ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ نیک اور مخلص انسان تھے۔ 1974ء میں مخالفین احمدیت نے آپ کی دکان کو آگ لگادی تھی مگر آپ نے نہایت صبر اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور نئے سرے سے کاروبار کا آغاز کیا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ناصر اقبال صاحب مربی سلسلہ ہیں جو آجکل بورکینا فاسو میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(4) مکرم محمد اعظم صاحب (ابن مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب۔ سابق کارکن شعبہ مال وقف جدید ربوہ)۔ 11 اگست 2012ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے نظارت بیت المال، مجلس نصرت جہاں اور وقف جدید میں خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، انتہائی ملنسار، مہمان نواز، مالی قربانی میں ہمیشہ مستعد رہنے والے مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہرا عشق کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبد الحفیظ شاہد صاحب مربی سلسلہ (ایڈیشنل وکالت شاعت۔ لندن) کے سسر تھے۔

(5) مکرم رانا نصرت احمد ناصر صاحب (صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 166 مراد۔ ضلع بہاولنگر)۔ 15 جنوری 2012ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ نے قائد علاقہ بہاولپور کے علاوہ مختلف مقامی اور ضلعی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔ جماعتی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا اور ان کے متعلق وسیع علم رکھتے تھے۔ دنیاوی طور پر اچھا اثر ورسوخ رکھتے تھے اور علاقے کے معززین سے فعال رابطہ تھا۔ رفاع عامہ کے کاموں میں بہت شوق سے حصہ لینے والے بہت ہی نافع الناس وجود تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور ہمیشہ معیاری مالی قربانی پیش کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(6) مکرمہ امینہ خان صاحبہ (اہلیہ مکرم نعمت اللہ خان صاحب مرحوم آف ممباسہ۔ کینیا)۔ 13 اگست 2012ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ انتہائی دیندار، عبادت گزار اور مخلص خاتون تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ تھیں اور اپنی اولاد کو بھی اس کی نصیحت کیا کرتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔ واقفین زندگی اور ان کی اولاد کا بہت احترام کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ظفر اللہ خان صاحب (نائب امیر جماعت کینیا) کی والدہ تھیں۔

(7) مکرم قریشی محمد اسلم صاحب (دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

20 اگست 2012 کو اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اپنے حلقہ میں سیکرٹری وقفِ نو کی حیثیت سے خدمت کرنے کے علاوہ گلشن احمد نرسری ربوہ میں بھی خدمت بجا لاتے رہے۔ غریبوں کے ہمدرد، نظام جماعت کے پابند اور خلافت سے محبت رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور تحریکِ جدید میں آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے علاوہ خلفائے راشدین، خلفائے احمدیت اور بزرگان سلسلہ کی طرف سے بھی چندہ پیش کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرمہ غلام صغریٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم۔ کیلیفورنیا۔ امریکہ)

18 جولائی 2012ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بہت نیک، صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، خوش مزاج، مہمان نواز، سادہ مزاج، نظام جماعت کی فدائی اور جانثار تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرمہ بھاگ بھری صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک غلام رسول صاحب۔ جکارتہ انڈونیشیا)۔ 26 ستمبر 2012ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ اگرچہ ناخواندہ تھیں لیکن نہایت راسخ العقیدہ اور خلافت سے انتہائی وفا اور عشق کا تعلق رکھنے والی بڑی مخلص خاتون تھیں۔ اپنی زندگی میں کئی غرباء کا علاج اپنے خرچ پر کروایا اور کئی مساجد کے لئے چندہ دینے کی بھی توفیق پائی۔

(10) مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد عبد السلام قریشی صاحب مرحوم آف حیدر آباد۔ انڈیا)۔ 11 ستمبر 2012ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ایک لمبا عرصہ بیمار رہیں اور اپنی بیماری کا سارا عرصہ انتہائی صبر وشکر سے گزارا۔ بہت نیک، صوم وصلوۃ کی پابند، غریب پرور اور جماعت کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔

(11) مکرمہ عابدہ رانا صاحبہ (اہلیہ مکرم رانا صلاح الدین صاحب آف ویز بادن)۔ 23 اگست 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ حضرت چوہدری کریم بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ بہت نیک طبع، ملنسار، خوش مزاج، صابر وشاکر اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ آپ تقریباً ساڑھے سات سال گردوں کے عارضہ میں مبتلا رہیں۔ بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرمہ زاہدہ حشمت صاحبہ (آف منڈی بہاؤالدین)

24 جولائی 2012ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ نے اپنی مقامی جماعت میں لجنہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، صوم وصلوۃ کی پابند، صابر وشاکر اور رحم دل خاتون تھیں۔

(13) مکرم ملک بشارت احمد صاحب (ابن مکرم ملک رفیع احمد صاحب آف ٹوکیو۔ جاپان) 7 ستمبر کو 24 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ حضرت ملک مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے اور مکرم ملک بشارت احمد صاحب مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ کے پوتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے والہانہ تعلق رکھنے والے، بہت ذہین، خاموش طبع مخلص اور باوفا نوجوان تھے۔ آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن یادگار چھوڑی ہے۔

جہاد بالقرآن کی مبارک مہم میں حصہ لیجئے

الحمد للہ بھارت کی جماعتوں میں دن بدن بک فیئرز اور بک اسٹالز کے ذریعہ وسیع پیمانے پر قرآن مجید کی تقسیم کا سلسلہ جاری ہے۔ بہت سے داعی الی اللہ بھارت اپنے زیر تبلیغ افراد کو قرآن مجید کے تراجم تحفہ کے طور پر دیتے ہیں لیکن اتنی بھاری تعداد میں قرآن مجید مفت دیا جانا ممکن نہیں ہے۔

اس تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ بھارت کے مخیر احمدی احباب کو تحریک کی جائے کہ وہ تبلیغی اغراض سے قرآن مجید کی تقسیم کیلئے مالی اعانت کی طرف توجہ فرمائیں۔ جو بھی قرآن مجید کسی زیر تبلیغ غیر مسلم یا غیر احمدی دوست کو دیا جائے گا وہ ایسے احباب کے لیے جو اس کار خیر میں حصہ لیں گے موجب ثواب ہوگا اور وہ اس طرح تبلیغ اسلام اور جہاد بالقرآن کی مبارک مہم میں شامل ہو جائیں گے۔ نظارت نشر واشاعت کی طرف سے تراجم قرآن مجید کی جو لاگت قیمت مقرر کی گئی ہے اس کے مطابق فی قرآن مجید 200 روپے خرچ آتا ہے۔ احباب جماعت اس کو مدنظر رکھ کر جس قدر تعداد میں قرآن مجید بطور تحفہ دینا چاہیں "عطایا برائے قرآن کریم" کی مد میں دفتر محاسب میں یا اپنی جماعت کے سیکرٹری مال کو جمع کروائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو تبلیغ اسلام کی مبارک آسمانی مہم میں حصہ ڈالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

تبلیغی وتربیتی اجلاسات وجلسہ پیشوایان مذاہب کٹک زون

کیرنگ: ۶۔۷ اپریل ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ اتوار ۴۹ ویں جلسہ سالانہ کیرنگ کا انعقاد کیا گیا۔ دو روزہ ان اجلاسات میں تبلیغی، تربیتی اجلاسات کے علاوہ جلسہ پیشوایان مذاہب کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اس موقعہ پر بطور مرکزی نمائندگان محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند، محترم مولانا عبد الوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ اور خاکسار نے شرکت کر کے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ ان اجلاسات میں دیگر مذاہب کے نمائندگان کے علاوہ ایم پی اور ایم ایل اے صاحبان بھی تشریف لائے۔ اگلے روز متعدد اخبارات میں جلسہ کے انعقاد کی خبریں شائع ہوئیں اور لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچا۔

کوٹپلہ: ۱۸ اپریل ۲۰۱۳ء بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب وعشاء ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں محترم مولانا عبد الوکیل صاحب نیاز نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ اور خاکسار نے تقریر کی۔

پنکال: ۱۹ اپریل ۲۰۱۳ء بروز منگل جماعت احمدیہ پنکال کے زیر اہتمام جلسہ سالانہ پنکال کا انعقاد کیا گیا جس میں تبلیغی وتربیتی اجلاسات کے علاوہ جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد بھی کیا گیا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان نے شرکت کی۔

کٹک: ۱۷/اپریل ۲۰۱۳ء بروز بدھ بعد نماز مغرب عشاء ایک تربیتی اجلاس ہوا اس موقعہ پر مولانا عبد الوکیل صاحب نیاز نائب ناظر اصلاح وارشاد نے تقریر کی۔ جناب زونل امیر صاحب کے صدارتی خطاب اور شکریہ کے ساتھ جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کولکاتہ)

کانپور: سرکل لکھنؤ میں بتاریخ ۱۰ فروری ۲۰۱۳ء منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ میں محترم مولوی مقصود احمد بھٹی صاحب زونل امیر لکھنؤ تقریر کرتے ہوئے۔ سٹیج پر مولانا تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد شمالی ہند و دیگر معززین۔

وصایا:: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6838میں کے ساحرہ زوجہ سی جی قمر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر46 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھا پریم ڈاکخانہ پتھا پریم ضلع مالا پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-3-8 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔سونے کے زیورات: ایک عدد ہار۳۶ گرام قیمت99900روپے۔ دو عدد چوڑی ۱۶ گرام قیمت44400روپے۔ بالی ایک سیٹ ۴ گرام قیمت11100 روپے۔ میزان:155400 ۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی پی مصدق احمد   الامۃ: کے ساحرہ   گواہ: ٹی شفیق احمد

مسل نمبر:6839میں سی کے جازم احمد ولد سی کے ناظر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر18 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع مالہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8.3.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی شفیق احمد   العبد: سی کے جازم احمد   گواہ: پی پی مصدق احمد

مسل نمبر:6840میں سی کے تفصیل احمد ولد سی کے عبد العزیز قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر23 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8۔13-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی پی مصدق احمد   العبد: سی کے تفصیل احمد   گواہ: ٹی شفیق احمد

مسل نمبر:6841میں ٹی کے نور جہان زوجہ سی کے فصل الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر31 سال پیدائشی احمدی ساکن پتپریم ڈاکخانہ پتپریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10.3.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔سونے کے زیورات: ایک عدد ہار ۱۶ گرام قیمت 44400روپے۔ایک عدد سیٹ ۱۶ گرام قیمت 44400روپے۔ ایک عدد سیٹ چار گرام 11100 روپے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی لئیق احمد   الامۃ: ٹی کے نور جہاں   گواہ: سی کے فصل الدین

مسل نمبر:6842میں ایم فاطمہ زوجہ سی کے عبد العزیز قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر53 سال پیدائشی احمدی ساکن پتپریم ڈاکخانہ پتپریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.3.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔سونے کے زیورات ۔ دو عدد ہار ۲۸ گرام قیمت77700 روپے۔ایک سیٹ چار گرام قیمت11100 روپے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی لئیق احمد   الامۃ: ایم فاطمہ   گواہ: سی کے فصل الدین

مسل نمبر:6843میں وی اے سینی مول زوجہ پی عبد الصمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر23 سال پیدائشی احمدی ساکن پتپریم ڈاکخانہ پتپریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 6.3.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ہار ۴۴ گرام قیمت122100 روپے۔ایک گھڑی ۸ گرام قیمت22200روپے۔ایک انگوٹھی ۴ گرام قیمت 11100روپے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی عبد الناصر   الامۃ: وی اے سینی مول   گواہ: پی پی مصدق احمد

مسل نمبر:6844میں ایم جنت زوجہ پی عبد المجید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر24 سال پیدائشی احمدی ساکن پتپریم ڈاکخانہ پتپریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 6.3.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک عدد ہار ۱۲ گرام قیمت33300 روپے۔ایک عدد گھڑی ۸ گرام قیمت22200 ایک سیٹ بالی ۲ گرام قیمت 5550روپے۔۔میرا گذارہ آمد از جیب چرچ ماہوار500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی عبد الناصر   الامۃ: ایم جنت   گواہ: پی پی مصدق احمد

مسل نمبر:6845میں اے وحیدہ زوجہ جعفر علی ایم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر36 سال پیدائشی احمدی ساکن پتپریم ڈاکخانہ پتپریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 5.3.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک عدد ہار ۸ گرام قیمت22200 روپے۔بالی ایک سیٹ ایک گرام قیمت2775 روپے۔میزان24975 روپے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی شفیق احمد   الامۃ: اے وحیدہ   گواہ: پی پی مصدق احمد

مسل نمبر:6846میں حسبی رفانہ پی زوجہ سی کے جنید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر22 سال پیدائشی احمدی ساکن پتپریم ڈاکخانہ پتپریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 4.3.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ہار ۶ عدد ۱۷۷ گرام قیمت491175 چوڑی ۱۳ عدد ۲۴ گرام قیمت344100روپے۔ بالی چھ عدد ۱۶ گرام قیمت44400 روپے۔ انگوٹھی ۵ عدد قیمت33300 روپے۔میزان912975 ۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی کے جنید   الامۃ: حسبی رفانہ پی   گواہ: پی پی مصداق احمد

مسل نمبر:6847میں کے حسینہ زوجہ پی احمد رشید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر26 سال پیدائشی احمدی ساکن پتپریم ڈاکخانہ پتپریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 3.3.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔سونے کے زیورات ایک عدد سیٹ بالی تین گرام قیمت8325 ہار سیٹ ۲۰ گرام قیمت55500 روپے۔میزان63825 ۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد رشید   الامۃ: کے حسینہ   گواہ: پی پی مصدق احمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

E-mail: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

وَسِّعۡ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 23 May 2013 IssueNo. 21

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

حقیقی اسلام کی تعلیم اور اسلام کا پیغام پہنچانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق مسیح موعود کے ذریعہ مقدر ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 مئی 2013 بمقام امریکہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیت نے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا پر غالب آنا ہے۔ احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ اصل میں حقیقی اسلام ہی احمدیت ہے یا احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ ہمارے مخالفین چاہے جتنا مرضی شور مچاتے رہیں کہ احمدی مسلمان نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہر آن ہمیں من حیث الجماعت یہ تسلی دلاتی رہتی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور دنیا کو حقیقی اسلامی تعلیم اگر کہیں مل سکتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے مل سکتی ہے۔ اُس امام الزمان سے مل سکتی ہے، اُس مسیح موعود اور مہدی معہود سے مل سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ یا جس کے ذریعہ سے اسلام کا احیائے نو ہونا ہے۔ پس چاہے اسلامی ممالک ہیں یا غیر اسلامی دنیا ہے، حقیقی اسلام کی تعلیم اور اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کو دینا اب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ذریعہ ہی مقدر فرما دیا ہے۔ آج نہیں تو کل دنیا جان لے گی کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی مسلمان ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر جس طرح ہمیشہ انبیاء کی تائید و نصرت فرماتی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی اُس کے یہی وعدے ہیں۔ پس یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے دین کو پھیلانے کے لیے اپنے مقرر کردہ فرستادے کی تائید و نصرت کے سامان نہ فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا نے ابتدا سے ہی لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ میں اُس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُس نبی کریم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں، اس لیے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ پس مجھے تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے رتی بھر بھی شک نہیں ہے اور نہ ہی کسی سچے احمدی کو ہو سکتا ہے کہ نعوذ باللہ جماعت کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات سے محروم رہ جائے گی، یا یہ غلبہ نہیں ہوگا۔ یہاں ہر احمدی پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ یہ غلبہ کیا ہے۔ کیا حکومتوں پر قبضہ کرنا یہ غلبہ ہے؟ یا ہر ملک میں احمدیوں کی اکثریت ہو جانا یہ غلبہ ہے؟ یہ بھی ایک قسم ہے غلبہ کی، لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ غلبہ دو طرح سے اور دو طریقوں سے ہوتا ہے۔ ایک حصہ اُس کا نبی کے زمانے میں ہوتا ہے اور نبی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور دوسرا نبی کے بعد نبی کی تعلیم پھیلانے کے ذریعے سے ہوتا ہے، لیکن ہوتا بعد میں ہے۔

نبی کے ذریعہ سے غلبہ یہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کا دنیا کو پتا چل جاتا ہے کہ خدا ہے، دنیا کو یہ پتا چل جاتا ہے کہ یہ دلائل اور برہان جو نبی دے رہا ہے، خدا تعالیٰ کی خاص تائید سے اُسے ملے ہیں، نبی کے علم و عرفان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر ایسے نشانات اُس کی تائید میں آتے ہیں جن سے سچائی ظاہر ہوتی ہے۔ بیشک انبیاء کے مخالفین ان کی مخالفتوں میں بڑھ جائیں لیکن دلائل اور نشانات کو جھٹلا نہیں سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین جو ضدی تھے، اپنے باپ دادا کے طرزِ عمل پر زندگی گزارنا چاہتے تھے، اُن کے پاس دلیل تو کوئی نہیں تھی۔ بس ضد تھی اور ہٹ دھرمی تھی۔ اسی طرح برھان و دلائل سے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے ہیں، آپ کے مخالفین کے پاس نہ آپ کے وقت میں کوئی ردّ تھا، دلیل تھی اور نہ آج ہے۔ اسی طرح نشانات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں چاند اور سورج کے گرہن کا نشان ہے۔ پھر زلزلوں کے نشانات ہیں۔ اس کے علاوہ بیشمار نشانات ہیں۔ جنہوں نے نہیں ماننا، وہ نہیں مانتے، لیکن سعید فطرت لوگ جماعت میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جو تخم ریزی اور بیج نبی نے ڈالنا ہوتا ہے، وہ ڈال دیتا ہے۔ جو سچی تعلیم دنیا کو بتانی ہو، وہ بتا دیتا ہے۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنا اثر دکھاتی رہتی ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود سے کیے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہوا۔ اور آپ کا یہ پھینکا ہوا بیج اپنے وقت پر لہلہاتی ہوئی فصل بن کر ظاہر ہوتا رہا اور ہو رہا ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ غلبہ کی ایک قسم ہے۔ بیشک آپ کی زندگی میں چند لاکھ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، لیکن یہ غلبہ ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بے حساب نشانات آپ کے حق میں ظاہر ہوئے اور علمی اور روحانی لحاظ سے بھی آپ کا مقابلہ کوئی نہ کر سکا۔ پھر غلبہ کا دوسرا حصہ ہے، جیسا کہ میں نے کہا، وہ نبی کی وفات کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اصل میں تو یہ بھی نبی کے دلائل اور خدا تعالیٰ کے نشانات کے ظاہر ہونے کا تسلسل ہی ہے، لیکن یہ نبی کی زندگی کے بعد ہوتا ہے۔ گو دشمن سمجھتا ہے کہ نبی فوت ہو گیا کہ جس شخص نے دعویٰ کیا تھا وہ فوت ہو گیا۔ اب ہم دوبارہ اُس کی بنائی ہوئی جماعت کو زیر کر لیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں فوت بھی ہو جاؤں تو پریشان نہ ہونا۔ میں نے جو بیج ڈالا ہے، جو تخم ریزی کی ہے اُس نے تناور پھل دار درختوں کا ایک سلسلہ بننا ہے جو دوسری قدرت یعنی خلافت کے ذریعہ سے قائم رہے گا تا کہ غلبہ کا وعدہ پورا ہوتا رہے۔ پس غلبہ کا ایک حصہ جس طرح انبیاء کی زندگی میں اور ایک حصہ اُن کی زندگی کے بعد پورا ہوتا ہے، اسی طرح جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود سے کیے گئے وعدے کے دوسرے حصہ کو بھی پورا ہوتا دیکھ رہی ہے۔ بیشک جماعت کی ترقی اور غلبہ تو ہونا ہی ہے، جیسا کہ پہلے میں نے بتایا، عددی لحاظ سے، تعداد کے لحاظ سے بھی ہوگا اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ بھی ہو رہا ہے، لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری ذمہ داری بھی بتائی ہے کہ کس طرح ہم اس غلبہ کا حصہ نسلاً بعد نسلٍ بن سکتے ہیں۔ اور یہ ذمہ داریاں وہی ہیں جو قرآنِ کریم نے ہمیں بتائی ہیں کہ تقویٰ پر قدم مارو۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو، اپنی روحانی اور اخلاقی حالت کے جائزے لو، اس پیغام کو اور اس مشن کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے، پورا کرو۔ آپ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنے آئے تھے۔ دنیا کو شرک سے پاک کرنے آئے تھے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس دنیا کو توحید پر قائم کرنے اور دینِ واحد پر جمع کرنے کے لیے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ ایک تو تبلیغ ہے، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ دوسرے اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا ہے، تیسرے دعاؤں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے مدد چاہنا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ تا کہ اُس مقصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے تھے۔

سیدنا حضور انور نے احباب جماعت کی تبلیغی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں افرادِ جماعت کا ایک طبقہ ایسا ہے جو تبلیغ کا شوق بھی رکھتا ہے اور اس کے لیے وقت بھی دیتا ہے۔

پس اب لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر زمینیں بھی ہموار کرتی چلی جا رہی ہے۔ امریکہ میں بھی اور ساتھ کے ہمسایہ ملکوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلا دی ہے۔ کیلیفورنیا میں تو ہسپانوی لوگوں کی اکثریت ہو چکی ہے جنہیں سچے مذہب کی تلاش ہے۔ پس اس علاقے کے لیے ایک خاص پروگرام بننا چاہئے اور یہاں رہنے والوں کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ لٹریچر جو مہیا ہے فی الحال اُسی کو استعمال کریں، اُسی سے استفادہ کریں اور جلد از جلد یہاں کی زبان کے مطابق بھی لٹریچر کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

پس اگر ہم کوشش کریں۔ ہم میں سے ہر ایک اس کوشش میں لگ جائے، حقیقی انقلاب اُس وقت آتا ہے، یا جلد اُس کے آثار شروع ہوتے ہیں جب لوگ بھی اُس کے لیے کوشش کریں۔ تو یہ تو یقینا الٰہی تقدیر ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے گئے غلبہ کے وعدے کو پورا فرمانا ہے، لیکن اگر ہم اس وعدے کے پورا ہونے کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو پھر یہاں رہنے والے ہر احمدی کو اپنی سوچوں کا دھارا اُس کے مطابق کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔

ہمیں اپنی کمزوریوں کو دوسروں کے کندھے پر رکھ کر بہانے نہیں تلاش کرنے چاہئیں۔ پس جہاں جماعتی نظام کو بھی ایک خاص پروگرام کے ذریعہ کوشش کرنی چاہئے اور اگر بنایا ہوا ہے تو پھر اُس پر عمل درآمد کرنا چاہئے۔ اور تنظیموں کو بھی۔ یہاں رہنے والے ہر احمدی اور صرف اس اسٹیٹ کے رہنے والے احمدی نہیں بلکہ پورے ملک میں رہنے والے احمدی کی یہ ذمہ داری بھی ہے، اور اُس کا عہدِ بیعت یہ ذمہ داری اُس پر ڈالتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والوں کی ذمہ داری جو خدا تعالیٰ نے بتائی ہے، یعنی اعمالِ صالحہ بجا لانا اور کامل فرمانبرداری کا اظہار، اُس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اس کے حصول کی کوشش کریں اور اپنے تقویٰ کے معیار بلند کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے کامل پیروی کرنے والے مخلصین عطا فرماتا رہا اور فرما بھی رہا ہے، لیکن ہمیں اپنی فکر ضرور کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک وہ معیار حاصل کرنے والا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ معیار حاصل کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم احمدیت کے غلبہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔ ❁❁

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان